

Checked  
1987

CHECKED - 1963

۳۲۴۳

الحمد لله رب العالمين

درین زمان مرگ تو امان صوفیوں کا بار درو مندوں کا ٹھکانہ واعظوں کا محبوب خطیبوں کا  
مطلوب رونق بزم میلا و گلہ رسد بارغ ارشاد از تصنیف منیف و تزیین لطیف  
جناب مولوی حافظ محقر رفیق صاحب واعظ نقشبندی مجددی سفیر اکبر الصوفیہ سیرت

المسیح  
گنجینہ واعظ  
دیوان واعظ  
عین بخش  
نذر گزرا بندہ

بہنواریں رب الحقین و انیس التصوفین قدوة السالکین و زبدة العارفین مولیان و مرشدان  
ہادی مسند محمد بن الدین صاحب حنفی نقشبندی مجددی سعیدی الوری مدظلہ العالی  
سید محمد مرشد و صنف ہذا اہتمام سید شعیب الدین مالک فضل الاحباب رومی

فصل الطابع و بی بی طبع ہو کر مطبوع طبع انعام و عام و خاص





## بسم الله الرحمن الرحيم

الہی ترز آب حمد کن برگ نامہ را **نیم غنچہ گوش اصم گردان سیاقم را**

حمد وافر اس مخور ملک الکلام کو زیبا ہے کہ جس نے دیوان بدن کو رباعی عناصر ربیع اور بخش  
 حواس خمسہ سے آراستہ کیا۔ اور بیاض آسمان کو نظم و ثمریات النعش و پروین و مصرعہ  
 بر جہتہ ہلال سے حسن و لا وینچشا۔ اور قطوع زمین کو از بارانوار قدیمہ و گلہائے اسرار  
 اتنا ہیہ سے بمضمون کا نہا کو کب وری یو قد محلی و محلی فرمایا تعریف قدرت کا ملکہ اس کے  
 کی ایسی نہیں ہے کہ جس کی شترج میں قافیہ نطق تنگ نہو اور تو صیف صنعت بالغہ اس  
 کے کی اس قدر نہیں ہے کہ جس کی تفسیر میں عقل کل دنگ نہو جل جلالہ و اعظم شأنہ  
 نعت مکاشراں تاجدار انا فصیح العرب و البجم کو روا ہے کہ اسم شریف جب کا مطلع قصیدہ  
 موجودات اور ذات لطیف جس کی مقطع غزل کائنات ہوا و شنوی ہشت بہشت تقریر  
 رسالت اس کی سے عزیزین اور کلیات نشائین شیرازہ بندی نبوت اس کی سے مجلد  
 علی اللہ علیہ وسلم اور تحفیات بے غایات آل اہلار و اصحاب کبار کہ جنہوں نے اپنے  
 جہا و وسیع اور سعی سرسبز سے سدس عالم کو مجموعہ تجلیات بنایا رضوان اللہ  
 علیہم اجمعین اور تزلزل رحمت ہوا رکاز دین و ملت یعنی ائمہ مجتہدین و پیران طریقت پر کہ  
 کہ جن حضرات کے فیوض روحانی کے سبب سے ہم گمراہان وادی ضلالت کو سیدھا  
 راستہ خدا پرستی کا نظر آیا۔ انا بعد تو وہ ملامت و ہمرویت نجات جو مائے طریق



تحقیق بندہ محمد رفیق حنفی المذہب نقشبندی الشرب خلف جناب فیض آب  
حافظ محمد ہدایت اللہ صاحب نقشبندی مجددی امام جامع مسجد ریاست  
بہرپور صانہ اللہ عن حوادث الدہورتون قصبہ چرخ وادری ساکن موضع کنواہ ضلع  
روہتاک آشنایان بحر طویل سنخوری و صدر شینان بساط بسیط نکتہ پروری کی محنت  
سراپا برکت میں عرض کرتا ہوں کہ اس فقیر کو سنخوری پر فخر اور نہ شاعری کا دعویٰ یہ محض جناب  
جد امجد صاحب قبلہ و کعبہ حاجی وقاری حافظ محمد رمضان شاہ صاحب نقشبندی مجددی  
احمدی رحمۃ اللہ علیہ تخلص بر رمضان کا فیض تلمذ ہے اور مشائخ کی دعاؤں کا نتیجہ حضرت  
قبلہ رحمۃ اللہ کو نظم سے بہت شوق تھا چنانچہ مثنوی حسن القصص آپ کی تصنیف سے  
مطبع ابوالعلمائی اگرہ میں چھپی اور ایک رسالہ منظوم بنام مسواک نامہ مطبع مفید عام اگرہ میں  
طبع ہوا اور کتاب فضائل احمدی و مثنوی شہادت الحنین کا کہ جن کو نہایت کوشش  
سے نظم کیا تھا طبع کرانے کا خیال تھا کہ یکایک م رمضان المبارک ۱۳۷۷ھ روز شنبہ  
کو جامع مسجد بہرپور کے حجرے میں حلت فرمائی انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی وفات  
بھی کرامت سے خالی نہیں تھی کہ جن ماہ ذاریح میں پیدا ہوئے تھے اسی ماہ ذاریح میں  
برس کی عمر پا کر دنیا سے پردہ فرمایا آپ کے نام مبارک کی وجہ تسمیہ بھی یہی تھی آپ کا  
عرس شریف ۱۴ رمضان کو ریاست بہرپور میں انجمن اسرار الصوفیہ کے اہتمام سے ہوتا کہ  
آپ کے محامد و مکارم دور و دور مذکور ہیں اطراف بہرپور میں قطب و ثمت مشہور ہیں آپ  
حضرت رئیس الحدیث جناب مولوی احمد سعید صاحب نقشبندی مجددی محدث دہلوی  
سجادہ نشین خانقاہ حضرت غلام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایسے مرید صافی  
و خلیفہ عاشق تھے کہ جب ذکر حضرت صاحب قبلہ کا زبان پر لاتے تو ایک آہ کا نعرہ مارتے  
اور رقت طاری ہو جاتی بس اوقات حضرت صاحب قبلہ کی کرامات بیان فرمایا کرتے  
اور کہتے کہ برخوار حافظ محمد ہدایت اللہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندہ کرامات  
ہیں حضرت صاحب نے بلوریشی گوی فرمایا تھا کہ تمہارے ایک بچہ کا پیدا ہو گا اس کا نام  
ہدایت اللہ رکھنا وہ حافظ قرآن مجید بھی ہو گا چنانچہ مکر میں آیا جد بزرگوار دو برس



تک حرمین شریفین میں حضرت احمد سعید صاحب رحمہ کی خدمت میں حاضر ہے جب  
 آپ بیت اللہ شریف سے وطن میں تشریف لائے تو مسلمانان بہرپور نے آپ کی خوش  
 الحانی کا شہرہ سن کر کہ آپ قاری کلیم اللہ صاحب ٹونکی کے شاگرد رشید تھے نہایت نئی  
 وطن سے بلایا۔ اور سرکار بہرپور سے منظور سی لیکر امام جامع مسجد مقرر کیا تھینا چلیں  
 برس امامت کی اور بوجہ ضعف پیری کے اپنی حین حیات میں جناب والد صاحب قبلہ وظلہ  
 کو منظور سی جناب مہاراجہ صاحب بہادر والی ریاست بہرپور امام جامع مسجد جو خاص سرکاری  
 انتظام سے تعمیر ہوئی ہے مقرر فرمایا جدا مجد رحمۃ اللہ علیہ کو باوجودیکہ خاندان عالیہ نقشبندیہ  
 میں حضرت احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اجادت حاصل تھی مگر بوجہ غلبہ حال کے اکثر  
 بیعت کرنے سے احتراز فرماتے حالانکہ نسب سادات سے تھے مگر یہ سبب نہ مسلسل رہنے  
 سلسلہ حب کے اپنے تئیں محاورہ عرب شیخ کہلاتے احقر نے ضمناً اپنا حال خاندانی اس  
 لئے لکھ دیا کہ پس ماندگان یعنی بر خوردار محمد لطیف و محمد شفیق طول عمرہ و عزیز القدر محمد صدیق و حفیظ  
 الرحمن کے واسطے ایک یادگار باقی ہے المختصر ان مجموعہ کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھ کر بعض سیر  
 بہائیوں یعنی منشی الدواخان و منشی عبدالرحمن خاں و منشی محمد صدیق صاحب وغیرہ بہرپوری  
 کے اصرار پر خصوصاً منشی مشکور جناب صاحبزادہ مولانا مولوی مظہر اللہ صاحب نقشبندی مجددی  
 امام مسجد متجربہ ری ہلی طبع کرایا گیا۔ ناظرین سے امید ہے کہ فقیر کے حق میں دعائے خیر فرمایاں  
 اور چشم پوشی عیوب سے اپنی عالی ہستی کو کام میں لاوین شعر  
**دیدہ انصاف چو بینا شود بد و شر و گر چہ کہ بینا بود**  
 فقط والسلام علی من اتبع الهدی مورخہ ۸ ربیع الثانی ۱۳۱۶ھ مطابق ۶ مارچ ۱۹۰۱ء  
 روز جمعہ محمد رفیع علی عنہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

روایف الف

<p>ہر کام دو جہاں میں ہے بے نظیر تیرا اور بے زوال ہے سب ملک سر تیرا کب ابتدا ہے تیری کب ہے اخیر تیرا محتاج ہے خدا یا شاہ وزیر تیرا کب وصف لکھ سکے پر ہم غفیر تیرا جلوہ دکھا ہی ہے چشم بصیر تیرا ہر قطرہ روان سے ابر بے تیرا چاروں طرف جہاں کے لطف کثیر تیرا مجھ کو ہے بس ہر وسعہ دستگیر تیرا کر لے مجھے خدا یا میں ہوں فقیر تیرا</p>	<p>ہو شکریاں سے رب قدیر تیرا کل انتظام عالم ہے بے مشیر تیرا خالق ہے ابتدا کا موجد ہے انتہا کا زیبا ہے تجھ کو شاہی لائق ہے کبریائی اشجار کل قلم ہوں دریا ہوں سب سیاہی تبسم میں ہو ہر شے جو کچھ کہ ہے جہان میں اجسان گن رہا ہے اور شکر کر رہا ہے دائر ہے اور سائر ارض تا بگردوں ڈوبا ہوں میں سراپا دریا کے معصیت میں بندوں میں اپنے شامل ستوں میں پوئل</p>
--	--

یا اوس مٹ ہو و اعظم دیدار حق نام سے  
ہے مصطفیٰ یہ ظاہر حال زحیر تیرا

<p>ہر ایک شے میں جمال حسن ہے پر تو گلن تیرا ترانہ تیرا نعمت تیرا ہجر اور سخن تیرا دنگا ہو رنگ تیرا کثرت کے گوہر پرین تیرا</p>	<p>ادائیں تیری جلو سے تیرے جان تیری بدن تیرا جواں معرفت ہیں سنتے ہیں وہ نے سب پر تیرا تجھے پہچان دیتے ہیں موجد ہر طریقہ سے</p>
---	--



<p>ترا نہ شج وحدت ہر ایک مرغ چمن تیرا زباں بگم تیا دیتا ہے ہر برگ چمن تیرا و کساتی ہے جلال قمر چشم سحر فن تیرا</p>	<p>خیال قدیں تیرے سر پر قمر کی کو کو ہے شجر انگشتاے شاخ سے جھکو بتاتا ہے تیرے جانب اشارہ کیسو سے خمدار کرتا ہے</p>
<p>میری فکر سے گو دیکھ اجباب کہتے ہیں نہیں ہو نچائے کا مقصد یہ واعظ حسن ظن تیرا</p>	
<p>اور ہے خدا سے رومی مولا بیان تیرا ادنے سے تا پا علے سارا جہان تیرا ہر شے میں ہر مکان میں ہر گمان تیرا کیا وصف کر سکے ہر میری زبان تیرا</p>	<p>دل کیلئے ہے راحت ہر دم وہ بیان تیرا سرکشہ نشاں ہوا ہے بے نشان تیرا خالی نہیں کوئی شے جلوے سے تیری مالک تو پاک ہے یہ لوٹ عصیاں جو ہے ملوث</p>
<p>ہو جائیں دور دل سے واعظ کے دوسرے سب باقی رہے ہمیشہ دل میں وہ بیان تیرا</p>	
<p>مضامین حقیقت سے پر ہر شعر دیوان کا بنا ہے مہر عالم تاب ہر فردہ بیابان کا نظر آتا نہ غموں میں تماشا صبح خدا کا کہ انگشت شہادت ہوا الف چاک گریبان کا پتا لگتا ہے ہر خواص کو کب قمر عمان کا پتا ملتا ہے ہر غنچہ سے سرو باغ عرفان کا دل پر داغ میں عالم نظر آیا گلستان کا دل ویراں میں عالم تاکجا یارب بیابان کا</p>	<p>عیان ہر ایک نقطہ سے ہے میری نکتہ عرفان کا ظہور صبح صادق کے جلوے سے نہیں خالی جراحت اس کے عاشق کے لئے ہے موجب راحت میرے طرز سخن کو جاتا ہے جو موجد ہے بظاہر فطرہ ناچیز ہوں باطن میں دریا ہوں نمونہ ہے قد موزوں کا ہر ایک نخل گلشن میں ہوا ہوں آپ میں اپنا تماشا فی تماشا ہے کبھی آباد بھی ہو گا یہ گمراہ جڑا ہوا میرا</p>
<p>عیان ہیں اسکی موصیچ شمع خورشید میں اعظ پڑا ہے غلج اختر پہ او کے رشتہ ماہاں کا</p>	
<p>کوئی آنکھوں کا گمائل ہے کوئی کشتہ زین کا پڑا ہے مزہبہ خلد بریت جس کے انگن کا</p>	<p>ہر اہل دل ہے بسل صورت محبوب ذرا لسن کا بیان کیا وصف ہوا ہے فخر عالم تیرے سکن کا</p>



<p>شنا خواں ہر زبان حال سی ہر برگ سوسن کا تیرے قد کا پتہ دیتا ہو ہر ایک گل گلشن کا گنہگاروں کے سر پہ ہوگا سایہ تیرے دامن کا اگر دینے لگے ہر سنگریزہ کا دم کندن کا</p>	<p>عیان ہو ہر گل تر سے تمہاری نعت یا حضرت تیری تعریف مرغان خوش الحان کی زبان پر ہے ہیں ایسے ہر محشر کے دن لے شافع محشر تعجب کیا ہو اعجاز نگاہ فخر عالم سے</p>
<p>مثال کلام اسے واعظ ہمیشہ سر بسجود رہ یہ ہو اسلام کیا سنی جسکا ناپنی گردن کا</p>	
<p>کیا حق نے جہاں پر فرض اعزاز و ادب تیرا خیال روئے انور ہے مجھے ہر روز شب تیرا شفاعت کے لیے گرل گیا تھوڑا سال تیرا تو اس دم انبیاء میں ہو مجھ دیکھنے کے سب تیرا اگر چہ کرویا مخلوق میں امی لقب تیرا رقم ہو پیر بہار تب کسی کا تب س کب تیرا</p>	<p>جہان میں مرتبہ عالی ہے یا شاہ عرب تیرا تب فرقت سی مضطر ہے غلام جاں بلب تیرا خدا بخشے گا محشر میں گنہگار ان امت کو ہر امت ہر پیر کو کہے جب بہ بخشش مجھے علم لدنی بھی عطا فرمایا خالق نے خدا جب خوشنا خواں ہو کلام پاک میں اپنے</p>
<p>تو صاح محمد ہے نہو یا یوس رحمت سے لطیف مصطفیٰ واعظ مجھے بخشش کا رب تیرا</p>	
<p>بیل کا فسانہ نہ یہاں ذکر ہے گل کا جو باعث ایجاد ہے مخلوق میں گل کا بیل کی طرح منتظر اب موسم گل کا کچھ کام نہیں عشق میں ہے نالہ و غل کا</p>	<p>ہوتا ہے یہاں تذکرہ سلطان گل کا یہ محل اقدس ہے شہنشاہ عرب کی دکھلاؤ جمال اپنا میں بیچار ہوں کب تک پر واز سے تو ضبط کا قہر یہ کھلاؤ ایل کا</p>
<p>کیونکہ نہ چو نکا پیش حشر سے واعظ پیر تو ہوں بدل جبکہ میں آنحضرت کا</p>	
<p>موجود رہا ہوا خود شب اسرا تنہا زندہ کرتے تھے نہ کچھ حضرت عیسیٰ تنہا حسن یوسف پہ تو شیدا تھی دلینا تنہا</p>	<p>عرش اعظم پہ گیا طالب مولا تنہا آپ کے خادموں نے کروئے عرش زندہ ساری مخلوق ہوئی من پہ تیرے عاشق</p>

<p>آپ کے نور سے پیدا ہوا اسرا عالم صبر ایوب و م عیسیٰ و صوٹ داؤد معجزے جتنے رسولوں کو ملے تھے حق سے شکر کی جا ہے کہ پیدا ہوا ہاؤ کے بیل شامل حال اگر ہوگی حق کی رحمت</p>	<p>پیدا ہوا بیٹے بیٹھے رہیں موسیٰ تنہا جملہ اوصاف سے موصوف ہوگا تنہا ذات اقدس میں پہنچتے تھے آقا تنہا مطہن بیٹھے رہیں خضر جیسا تنہا دل نہ گہرا اے گام قد میں کسی کا تنہا</p>
<p>فرط الفت سے گنج نہیں اعظم حق نے رکھ لیا سایہ فقط آپ کو یہی تنہا</p>	
<p>انجمن آراے بزم قدسیاں تو ہی تھا پر وہ کثرت میں اگر چہپ گیا جان جہاں چشم لیلا سے کئے سوراخ و لمیں قیس کے تو ہی تھا نور نظر اور تو ہی تھا آرام جان</p>	<p>کنت کثر اضعیا کار از دای تو ہی تھا دلہاے جانفراے عاشقاں تو ہی تھا ماوک انداز نظراے دلتاں تو ہی تھا مرہم زخم دل شوریدگاں تو ہی تھا</p>
<p>کچھ مجھے معلوم ہی ہے واعظا شفیقہ حال خوشنوا ایک مرغ وحدت آشتیا تو ہی تھا</p>	
<p>بڑا ہے مرتبہ افلاک سے شان محمد کا شبستان عرب روشن کیا نور ہدایت سے جلائے آپ کے صدر نے سیاہیوں کو و بھی ہمیشہ مخم دل پہنتے رہینگے اُسکے تانخہ بڑے یاور میں قسمت کے جو رہتے ہیں پیش خدا کی شان آتی ہے نظر صحراے بطلے میں کہاں جنت کمان طیبہ کجا کوثر گجا زمزم ہوا والدہ آواز عالم کی بلاؤں سے خدا سے بخشو آئینے گنگا ران امت کو نہ کچھ خاطر میں لاویگا وہ نعمتہاے جنت کو</p>	<p>زمانہ جملہ ہے محکوم فرمان محمد کا جد ہر ویکو او دہر جلوہ ہے فیضان محمد کا ہوا ہے کس قدر رتبہ غلامان محمد کا جولذت یا فتمہ ہو گا نیک کد ان محمد کا میں تڑپوں ہند میں تیار حبل محمد کا بنا ہے طور ہر ذرہ سیاہان محمد کا ہے رخصواں متی سیکرستان محمد کا مقید جو ہوا ہے زلف پیمان محمد کا بہر و سہ ہے ہمیں یہ عہد و پیمان محمد کا ہوا ہوا ہوا جو خوان اوان محمد کا</p>



<p>ضرور اللہ بخش گیا گنگار ان است کو          نکالا کفر کی خلعت سے لیکر مشعل قرآن          نہ کچھ ہو چوچکا صدمہ نیش خورشید بخشید          رہ عقیقی کو پایا خلعت دنیا سے اندھوں نے</p>	<p>لحاظ آتا ہے رب کو چشم گریان محمد کا          ہوا ہر اسٹی ممنون احسان محمد کا          میرے سر پر رہیگا سایہ دامن محمد کا          اوجالا ہو گیا جب نور فیضان محمد کا</p>
<p>لکھے رب حشر میں واعظ عجیب کیا نعت پڑھنے کو          پڑے آوازہ محشر میں ثنا خوان محمد کا</p>	
<p>محبوب کیسے میدان قیامت میں گذر ہوگا          حساب ورہ ورہ قطرہ قطرہ لگا ہر ایک سے          پسینہ میں ہر ایک ڈوبا ہوا ہوگا گناہوں سے          خدا کے فضل سے ہو جائیگی تشکیل اسان          خدایا شرم رکھو میری سدن کی آفت سے          جہاں تک ہو سکے نیکی گئے جاؤ مسلمانوں          رسول اللہ کے نام مبارک کا میں عامل ہوں          فدا سو جان ہوا اٹھ کر میں ہو جاؤں گا مقید میں</p>	<p>نہیں موجود اپنے پاس گرزاد سفر ہوگا          خداوند تعالیٰ حشر میں جب عدل پر ہوگا          وہ دن ہوگا کہ جس کو دیکھ کر پانی جگر ہوگا          زبان پر کلمہ طیب اگر آٹھوں پہر ہوگا          کہ جب اپنی بلا میں مبتلا ہر ایک بشر ہوگا          عمل جو نیک بن ایک دوزخ کی سپر ہوگا          نیکروں کا مجھے مرتد میں کیا خوف خطر ہوگا          نبی کا چہرہ انور اگر پیش نظر ہوگا</p>
<p>رسول ہمیں حامی مرے ہو جائینگے واعظ          قیامت کے متزلزل سے مجھ کو کچھ بھی ڈر ہوگا</p>	
<p>کبھی فلک پر کبھی زمین حضور والا نہیں کو دیکھا          مقام محمود و عرش کرسی پہ جلوہ فرما تھیں کو دیکھا</p>	<p>سر رفوسین تخت سدہ پر نہ آرا تھیں کو دیکھا          بہار فردوس جود و غلکان حسن افزا تھیں کو دیکھا</p>
<p>تمام خلقت میں سب سے اول حبیب کیا تھیں کو دیکھا</p>	
<p>جلا دیا کرتے تھے جہاں میں اگر جہ مردی جناب سے          جناب داؤد و ست اقدس میں پڑ کرتے تھے مومنا</p>	<p>خدا سے کرتے تھے طوسینا پر گرچہ جا کر کلام موسیٰ          بہت پیہر ہوئے ہیں پیدا بہت سو مرسل ہوئے ہویدا</p>
<p>درخت اور پتھروں کو کلمہ گر پڑا تھیں کو دیکھا</p>	
<p>یہ آپ کا ایک ہجرت تھان میں ہا سا کبھی نہ پڑتا</p>	<p>ہا میں ایک روز اور بھی تعجب اس میں نہیں ہوا</p>

گردست و چپشم حیراں  
ره داد و دم زور و جبراں  
دارم ز تو این امید گاه  
بودیم بخواب استراحت  
این گفت که ای لعل محزون  
گلدسته نعت پیشکش کن  
در نعت نبی مکن شکر خاں  
در بخودی گشت مطلع موزاں

سر مه بکشیم خاک مارا  
در بزم تو ناله و بکا را  
بر من بکھے کنی خدا را  
کاواز سروش داد مارا  
مجر و ح سهام عشوه مارا  
شاہنشہ عرش تنکا را  
طوطی زبان خوشنوا را  
نجلت ده مهر پر ضیا را

### مطلع ثانی

ای زینت عرش کبریا را  
از زوید اللہی بتا  
واللہ شنائے زلف مشکین  
زاداب بے سلام گویم  
هرگز نه کنی ز دل سر لغوش  
من هم ز تو آرزو دارم  
از تابش آفتاب محشر  
از بهر وساطت محمد  
آراش خلد از وجودت

وے باعث فخر انبیا را  
فرمان تو خجسته قضا را  
روئے تو نزول و انصاف را  
بر روح خباب مصطفیٰ را  
در دادے حشر یا دمارا  
پر کرده دامن سخا را  
دہشت چہ غلام مصطفیٰ را  
رسمی است بنفرت خطا را  
رونق ز تو گلشن سمارا

باشد که کنیم سیر واعظ  
در گلشن کو مصطفیٰ را

لطف نبی نہ کر دے گر پاس باقی ما  
سیر ریاض طیبہ چو منی تنو و بیسر

غارت شدے متاع امن امانی ما  
افسوس صد ہزاراں بر زندگانی ما



در یاس و بے نصیبی کس نیست تانی ما شد منحصر بہ مدح تو شاد مانی ما	در حق ما غریباں گاہے نگاہِ حمت ما عمر میگردیم از وصفِ عم زدایت
در بار گاہ احمد بر سیم زود و اعظم باشد کہ بشنود او نعتے ربانی ما	
گلہ بخت طرے شد از بد گمانی ما ز امکان شرح افزوں شد جانفشانی ما ظاہر زنجودی شد راز نہانی ما دو رخ پناہ جوید ز آشفشانی ما بتائید ہر لب زخم از خستہ جانی ما در فہم کس نیاید از نا توانی ما	خندید مرگ اعدا بر زند گمانی ما شبنوں ز دست چشمی بر شاد مانی ما بسیاختہ بنگاہے افتاد بر جمالش در یاد شاہ خوباں چوں شعلہ نیزند از تیر ترکش چشمش بگرد چہ زخماں کرد لاغر چنان ز ہجرال گردید جسم نایم
آثار تند خوئی بر عارضش عیاں شد بر ہم نمود و اعظم نامہ رسانی ما	
قصیدہ در مدح جناب حضرت قیوم ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	
محمد دین و ایمان ہے مجدد الف ثانی کا کشادہ باب فیضان ہے مجدد الف ثانی کا مخالف بھی ثنا خواں ہے مجدد الف ثانی کا ہم اسے سر پہ داماں ہے مجدد الف ثانی کا وہ دل سر و چراغاں ہے مجدد الف ثانی کا طریقہ سب سے آسان ہے مجدد الف ثانی کا بہا لب جام عرفاں ہے مجدد الف ثانی کا بیان بھی لذت جاں ہے مجدد الف ثانی کا مرید ایک ایک شاداں ہے مجدد الف ثانی کا	رضا جو رب سبحاں ہے مجدد الف ثانی کا مناوی کہ رہا ہے ہر طرف او عانت خود و طلبکاروں کی کیفیت بیان میرے باہر ہے لیگا امن ہم کو گرمی خورشید محشر سے رہ عقبی کو گمراہاں شمر کر و بدعت نے یہاں کا ہندی اوستی اور وٹکا کیاں ہے برائے تشنگان وادی حرمان و محرومی نصو را پکا گویا فرج بخش قلب ہے لیکن نہ دنیا میں اسے عسرت و غمی ہیں نہ دشت

وہ ایک طفل ہوتا ہے مجد والف ثنائی کا ابد تک دور دوراں ہے مجد والف ثنائی کا دل جاں ہے جو قرباں ہے مجد والف ثنائی کا	سحارف اور حقائق کے قفا تر جگے از بر ہوں عطا رغوثیت اور قطبیت خاص اُنکا منصب ہے ولایت کے مدارج سے نہو محرومیت چکو
	ہم اسے حال پر روز ازل سے واعظ مسکین کرم مجید و پایاں سے مجد والف ثنائی کا
	ردیف بے موصدہ
اور لب رنگین ہے رشک لعل کل آنقاب اس لئے خشک فلک ہو زیر ان آفتاب طبع معنی رس سے گم ہوئے بیان آفتاب رو بروا سکے ہوئی ہے کثرات آفتاب ورہ ناچیز ہو روشن زبان آفتاب	روئے انور سے ہو کم قدر و کان آفتاب ڈھونڈنا پھرنا ہی عالم میں تیرا ثنائی کوئی روشنی چہرہ انور کا جب آجائے خیال کیا جہلک ہے تیرے روضہ کو کس کی مصطفیٰ عکس گر ڈالیں رخ پر نور کا اعجاز سے
	غیرت روئے منور سے نبی اللہ کے۔ پرٹ گیا ہی داغ واعظ درمیان آفتاب
فوق رکھتا ہے سلاطین پہ گداے یثرب کیوں نہ دلکش ہو ہلا آب ہوا یثرب نظر آئے نہ زمانہ میں سواے یثرب جسلی آنکھوں میں لگے خاک شفا و یثرب	ہے ازل سے دل و جاں میرا فدا و یثرب جبکہ رکھتے ہیں وہاں والے جنت تہیث اسطرح سے میری آنکھوں میں سماے یثرب نظر آنے لگے اللہ کی قدرت اُس کو
	رشک کی اس میں ہو کیا بات ہلا ائو واعظ جس کو توفیق دے اللہ وہ جگے یثرب
کتے ہیں خزانہ جسے ہے وہ سینہ محبوب ہے ست سب سے می ووشینہ محبوب جبریل امین خادوم دینہ محبوب	ہے جس کا کہ نام عرش وہ ہے زینہ محبوب گنجینہ اللہ ہے گنجینہ محبوب جبریل امین خادوم دینہ محبوب



خوشید جال نکلے کا ذرہ ہے قمر بھی ہر دل سے صدا اٹھتی ہو جس صل علی کی	تاروں کی مثال آپ کے ہیں سارے صحابی موسیٰ تو دعا کرتے ہے رب شرح لی
خالق نے مگر گول دیا سینہ محبوب بہرتے تھے کمر جب کہ نبی کہوتے تھے لب	بر لاتے تھے ہر عاجز و محتاج کا مطلب اخلاق و محبت کے گہر سے تھا مطلب
گنجینہ اسرار خدا سینہ محبوب ہے شان خداوند جہاں شان نبی کی	دشمن پہ دم معرکہ بھی رسم دلی کی موسیٰ نے نہ قارون کی فریاد رسی کی
اور حال سراقہ پہ دو کما سینہ محبوب دل چیر کے جبریل امیں نے اُسے دہو یا	تھا آپ کے دل میں نہ ہے الفت دنیا معراج کی رفعت سے نہ دل آپ کا نپا
کدھر چہ کشادہ تھا دلا سینہ محبوب	

### ردیف باے فارسی

لامکان پر ہو حضرت کا گدہ آپ ہی آپ مجھے آئے ہیں زمانہ میں نظر آپ ہی آپ	عرش پر پہنچے شہر جن و بشر آپ ہی آپ جس طرف دیکھوں نظر امیں اوہم آپ ہی آپ
مصدق فیض و کرم آپ کو دیکھا جسم جانور آپ کے اعجاز سے ہوتے گویا	ہو گیا دل میں زمانہ کے اثر آپ ہی آپ چلے آتے تھے بلانے سے شجر آپ ہی آپ
کیا مدینہ سے چلی آتی ہے تو باو صبا آپ محبوب ہیں اور خلق خدا ہے شیدا	کھلے پڑتے ہیں میرے خرم جگر آپ ہی آپ میں نظیر انبی شہ جن و بشر آپ ہی آپ
نعت لکھنے سے مجھے فیض ہوا یہ حاصل	دل سے مقصود چلے آتے ہیں آپ ہی آپ

جیتے جی کے تیرے ساتھی ہیں جبا و اعظ  
دار دنیا سے کریگا تو سفر آپ ہی آپ

## ردیف تلمے فوقانی

<p>نیچا بیا کہ وصف جمال محمد است مفتاح خلد ذکر خصال محمد است دارند اہل مجلس او بر ملک شرف از فرش ارض تا بہ سما جملہ انس و جان</p>	<p>ایچا بیا کہ بزم وصال محمد است سر پایہ نجات خیال محمد است عرش آستانہ صفائ محمد است ہمان خوان جو دو نوال محمد است</p>
<p>دنیا بخیر گذر و عقلمے شود حصول واعظ چہ انشال انشال محمد است</p>	
<p>کل مقاموں سے فزول تر ہو مقام عبدیت اولیاء اللہ کو ہے یا عبادی کا خطاب کبر و نخوت اور رعونت ہر شیاطین کا شعار مست ہو بخود ہے وہ ہوشش ہے</p>	<p>عرش اعظم سے ہے ملحق نزد بام عبدیت اور حبیب الدہر ہے اختتام عبدیت ما بعدنا ما عرفنا ہے کلام عبدیت پی لیا جس کسی انسان نے جام عبدیت</p>
<p>عبدہ و رسول پر ہے نظر ہر ایک تہ واعظ سکین ہر شاق کلام عبدیت</p>	
<p>الطاف ایندوی سے ہے پر بہار جنت کرتے ہے نیک بختوں کا انتظار جنت مالک ہوا ہے رضوان خدمت و مصطفیٰ کے صدقہ سے مصطفیٰ کے حرمت و مرتضیٰ کے</p>	<p>دار السلام جنت دارالقرار جنت دیکھے گا فضل حق سے ہر دیندار جنت پائے ہر ایک نبی کا خدمت گزار جنت ہلکے بھی تو دکانا دے پرور دگار جنت</p>
<p>حصہ ہر مومن کا وزنہ ہر سلیم کا واعظ ملے نہ کافر کو نہ با جنت</p>	
<p>ماند ہے چہرہ انور سے قمر کی صورت جستجو کی تو بہت عقل نے اے نور خدا دل چرور کو ہے سیر مدینہ کا شوق روح دل سے میری مٹ جائیں خیال فاسد</p>	<p>کبھی کبھی مٹتی ہے ایسی بشر کی صورت نظر آتی نہ کسی طور مکر کی صورت کبھی دیکھوں میں محمد تیرے در کی صورت نام کندہ ہو تر نقش جگر کی صورت</p>



اب بلائیجئے واعظ کو مدینہ میں رسول یاں نظر آتی ہے دشوار گذر کی صورت	
ردیف ثنائے مشائخ	
جس میں نہوے نعت و شہر سخن عبث آگے ہمارے مدحت مشک ختن عبث اے دل تو کیوں ہر شا کے رنج و محن عبث دنیا کو چاہتے تھے حسین و حسن عبث	جز سیر باغ طیبہ ہر سیر چین عبث بو مغز میں بسی ہے محو زلفت کی پڑھ لے درود نام شفیع الانام پر قرب خدا حصول ہو واجب ہوئے شہید
واعظ ضرور خاک میں ملتا ہر ایک روز پھر اس تین کیفیت پر ہر حسن طن عبث	
ہر گز ریشہ میں پیوستہ ہر فیضان عبث اور کرے شوق سے گلشت گلستان عبث خانہ دل میں ہو جس شخص کے مہاج عبث	ہے بہاروں پہ چلو بلبلو بستان عبث عفو عصیاں کے لئے چاہئے سامان عبث سیر جنت کیا چاہئے چلا آئے ادھر خوش نصیب ایسا زمانہ میں نہوگا کوئی
باغ فردوس جو دکھلاؤ وسیلہ ہو ہی ہم نہیں چھوڑیں گے واعظ کبھی لائق شد	
ردیف جیم عزنی	
پوسے ہوئے حضرت کو مطالب شب معراج یوں اُن کا بلانا تھا مناسب شب معراج خالق نے بڑھائے وہ مراتب شب معراج قدوسیوں پڑتے تھے مناقب شب معراج	خالق ہوا و دیار کا طالب شب معراج تا سیر کرے عالم لاہوت کی محبوب جبریل امیں کے بھی سمجھ جن ہو تھی قاصر جبریل تھے ہمراہ سواری کے جلو میں
اس امت عاصی کی طرف واعظ مسکین	

برداشت آہ کہو ہو گا عذاب و دوزخ یارب پناہ دیجو میری نجات کیجیو۔ بیہوش خلق ہوگی اور کس سبلی پڑے گی جب العطش بگاریں دوزخ میں وزخی سب کسائیں ضریر و زقوم اہل جحیم بے شک پیٹھوں سے حل والو کچے حل گر پریں گے جنت میں جائیں مومن جدتے قس مصطفیٰ کے دنیا سے اور اہل دنیا سے کرتفیر	یارب دیکھا میو مت ہم کو تو باب دوزخ اہل من مزید ہوے جسد م جواب دفعخ محشر کے روز جسد ہم ہو گا عتاب و دوزخ برسار و کثروم کا منہ سحاب دوزخ پیونگے پیپ اور غول اہل عذاب و دوزخ معلوم جبکہ ہو گا حال خراب دوزخ کا فرام ہوں گے جگر کباب دوزخ ہوینگے اہل دنیا سارے کلاب دوزخ
---	--

ارکان سب واکر اسلام کے ہمیشہ  
اعمال نیک ہونگے واعظ حجاز و دوزخ

### رویت دال حملہ

معلوم کیونکہ نہیں سردار محمد تھی مصر میں یوسف کی خریدار زلیخا رہتا ہر شب و روز میری دل کو شہی ق تاریکی عصیاں ہوئی معدوم جہاں سے ہوتے ہیں شریک آن کے محفل میں ملائک آسکو کبھی ارمان نہ ہے ظل ہما سکا	الہ تعالیٰ ہے خبر دار محمد یاں ساری خدائی ہے طلبگار محمد دیکھوں میں کبھی شکل پر انوار محمد عالم میں جو تاباں ہوئے انوار محمد کس شان و تجل کا ہے دربار محمد لبائے جسے سایہ دیوار محمد
--	---

واعظ تھے بخشیک خداوند تعالیٰ  
ہو تالیع اصحاب و انصار محمد

دونوں جہاں ہو برتر ہے بارگاہ احمد آئے نظر خدائی آسکو ہر ایک طرف ہے ہم عاصیوں کے دل سے دہوئی سیاہی	عرش بریں سے بہتر ہے بارگاہ احمد پڑ جائے جس کی پراپیدل نگاہ احمد گویا ہو ابر حجت زلف سیاہ احمد
---	---



ہے خیر خواہ است ذات رسول اکرم اور ذات لایزالی ہے خیر خواہ احمد

کیا خوف اسکو ہوگا محشر کے زلزلہ کا حاصل ہے جسکو واعظ ارشاد پناہ احمد	<p>بسان شان حق شان محمد زمینی و سماوی جملہ مخلوق مرا بخوف کرو از ہول محشر نہ جب بیل است واقف ہرچہ دایم کشادہ عقدہ ہا و معرفت شد شد از ادبلیات و دو عالم خدا و لاک فرمودہ بشانش رسانی با خدا گردید ما را ہزاراں شکر گویم و اورسی چہ بینی چارہ گر زخم نمایاں</p>
ترقب اکمل روز محشر واعظ در ایم زبردان محمد	<p>مرا استیاق نفاے محمد ریاحین و گل با چرا شد معطر نزارند پروائے فردوس و شاں چہ خلق عظیمش چہ قطب سلیمش چہ در شوق دیدار بیمار گشتم تر گشت و دیم در یک اشارہ فلک چون چشم کو اکب نہ نازد بمحشر ہمہ حاصیاں را بخشد</p>
<p>شدم از دل جان فدائے محمد رسیدہ بہستان ہوائے محمد کہ نمیدستان سرائے محمد جہاں دشمن از شمع رائے محمد نہ صحت شود جز و دوائے محمد چہ انگشت معجز نمائے محمد کہ تاباں شد از خاک پائے محمد رضا و خدام رضاے محمد</p>	

چہ درنت حضرت غزل گوئی واعظ  
خدا خود نمودہ تہائے محمد

### روایت اول منقوطہ

نہت گنتے کیلئے لاؤں کہاں سے کاغذ نام سلطان رسالت کا لکھا ہو جب پر یہ بلوٹ ہو معاصی سے وہ ہر پاک ضرور جس پر لکھا ہو تیرا نام شفیق محشر	بہیجے مجھ کو خدا باغ جنان سے کاغذ بیگیاں ہکو وہ محبوب ہر جان سے کاغذ نعت کی واسطے بہتر ہے زبان سے کاغذ پہر وہ کیونکر نہ بچے نقص زبیاں سے کاغذ
--	--

خدا تعالیٰ کی حقیقت ملے کیونکر واعظ  
کچھ بھی نسبت نہ رکھے راز نہاں کاغذ

ذات عالی ہو تیری اجب اسکاں کا اخذ نام ہے آپکا دیباچہ دیوان کس دم تیری سنت ہو نہی مذہب کا لب لباب ہے خلاصہ میرے مجموعہ کا حمد معبود وصف حسن رخ انور کا لکھا ہے واعظ	جس طرح سورہ احمد ہے قرآن کا اخذ اور وجود آپکا ہے دفتر احساں کا اخذ اور محبت ہو تیری مجمع ایساں کا اخذ وصف اخلاق نبی ہر سری دیواں کا اخذ میرا دیوان ہے یوں گلشن رضواں کا اخذ
--	---

### روایت رائے جملہ

صلوۃ اُن پہ پڑ ہو یا ر و مودب ہو کر شائع عالم میں ہو مجمع اسکاں وجوب حوض و کوثر دیا اللہ نے مقام محمود آپ کے نور کا منظر ہو جسم آدم	آئے عالم میں جو رحمت سی ملقب ہو کر نام نامی سے محمد کے مرتب ہو کر واہ کیا رتبہ ملاحتی سے مقرب ہو کر باد و آب و گل و آتش سے مرکب ہو کر
--	--

جو ننگ ظرف میں اعظ وہ اہل پڑے ہیں  
کیا چمکتے ہیں کہیں جاں طلب ہو کر



جلوے دکھلائے عجب شعلہ امین بنکر  
اور ہٹکاتے ہیں آنسو میرے بوغن بنکر  
سیکڑوں خاک میں لجا بیٹھے مسکن بنکر  
میرا مشہد ہی بیگا تر آنگن بنکر

خاک طیبہ جو لگے آنکھ میں انجن بنکر  
آتش عشق نے ہستی کو جلایا میرے  
نام رہا نیگا تیرا ہی جہاں میں باقی  
مرثیوں کا ترے در پر تو خبر لے کہ لے

مثل گل ذکر خفی چاہئے چھک و اعظ  
غل مجاہد ہے تو کیوں بلبل گلشن بنکر

ال و اولاد پہ اصحاب پہ حقداروں پر  
خزے تیرے غلاموں کو جہان داروں پر  
نہیں موقوف مناوی تیری تقاروں پر  
تیرے وعدوں پہ شہادت تیرا داروں پر  
نزع کا وقت ہی مولا تیرے بیماروں پر  
جس طرح مہر درخشاں کو شرف تاروں پر  
ہے وہ رونق تیرے بازار کو بازاروں پر  
رحمت اللہ کی نازل ہو گنگاروں پر  
پہلے چمکا حرم پاک کی دیواروں پر  
در فردوس پہ اور خلد کی دیواروں پر  
چاند سورج ہیں فدا آپ کے رخساروں پر  
راز کہتے ہیں کہیں غاشیہ برداروں پر

ہونہی تجھ پر درود اور تیری پیاروں پر  
ہے فضیلت تیری دربار کو درباروں پر  
نام تیرا لیا جاتا ہے اذال میں ہر جا  
مصحف پاک میں دیتا ہے خداے عالم  
کیسا پردہ ہو نظر کیجے بہر حسین  
انیسا پر شہ ابرار کو ہے وہ ترجیح  
میرے یوسف ہی خریدار تیرا خود مولا  
آپکا ہیچنا مقصود تھا یوں خالق کو  
جبکہ وہ مہربین شرف عرب سے نکلا  
عرش و کرسی پہ لکھا ہی ترانہ نامی  
رائدن پہرے ہیں یدار کی خفاں میں حضور  
واقف اسرار نبوت سے ہوئے کب جبریل

کٹھن ایک اشارہ میں زمانہ واعظ  
ابروان شہ کوئین کی تلواروں پر

قدسی درود پڑھتے ہیں ہر بار دیکھ کر  
لے ہادی سبل تیری رفتار دیکھ کر  
آنکھیں تیری ہزار کے انوار دیکھ کر

بزم جناب سدا برار دیکھ کر  
چلتے لگے قدم بقدم ہر وان حق  
غیرت وہ تجلی صمیم طور ہیں

تم باذنی کا اثر رکتی ہو ان کی ٹھوکر دم سے نجاتا ہو ان کو گون کے سوا چتر  
 منتظر ان کی دعاؤں کا ہو واعظ و اور خاکساران جہاں را بختارت منکر  
 توجہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد  
 خاک میں کرچہ ملے ہیں لی زندہ ہیں مگر فیض پاتے ہیں کرامات و ان کے اکثر  
 دیکھ لے ان کے مزارات کو واعظ و اور خاکساران جہاں را بختارت منکر  
 توجہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد  
 ان کے اوصاف حمیدہ سے بہرے ہیں و فتر متوکل ہیں نہیں کہتے ہیں سیم و گوہر  
 واعظ ان لوگوں نے مارا ہی نفس کا فر خاکساران جہاں را بختارت منکر  
 توجہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد  
 ٹوٹی حالت میں رہا کرتے ہیں اہل جوہر محل کھاتے ہیں گدڑی کو ہوں کرچہ اندر  
 مست میخانہ وحدت کو ہیں واعظ اکثر خاکساران جہاں را بختارت منکر  
 توجہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

### اردیف زائر

جبکہ مبعوث ہوئے جلوہ نمائے اعجاز جو کسی نے نہ دکھا وہ دکھائے اعجاز  
 بہر تعظیم ہی کعبہ بھی سجدہ میں جہکا ہو گیا صدقے سنی جسے صدائے اعجاز  
 پہنٹ گیا کشل کتاں ماہ درخشاں میں ارض افلاک پہ جب پہیلی قیامے اعجاز  
 کسل گئیں کلیان لول کی ہوتی زہ رھیں باغ احمد سے چلی ایسی ہوائے اعجاز  
 مرض کفر سے دل جن کے تھے بیمار و خیر ان کی بیماری کو شافی تھی دوائے اعجاز

بادشاہوں پہ اسے فخر ہے محل واعظ  
 جسکے سر پہ کہ پڑا ظل ہوائے اعجاز

نہ عبادت پہ بہر وسہ نہ ریاضت پر ناز ہم گنہگاروں کو بے شافع امت پر ناز  
 اہل بطنی کے مراتب ہیں رشتوں کو بلند ہے بجا ان کو مدینہ کی سکونت پر ناز



جنتان میں نہ کو ہر عزت پر نماز  
 جنگو دعویٰ تھا بلاغت پر فصاحت پر نماز  
 ابن مریم کو ہے حضرت کی شریعت پر نماز  
 اور جبریل کو ہے آپ کی صحبت پر نماز  
 کیوں حلیمہ کو نہ تیری رضاعت پر نماز  
 ہم کو ہے بار خدا یا تیری رحمت پر نماز

گل محبوبیت خاص ہو پایا ہے شرف  
 ناطقہ بند ہوا انکا کلام اللہ سے  
 امتی ہونے کی کرتے ہیں دعائیں موسیٰ  
 ذات پاک شہ لولاک ہے نحر آدم  
 نحر کرتا ہر تیرے کفش سے عرش اعظم  
 ہم ہیں کیا چیز عمل نیک ہمارے کیا ہیں

فیض پیران طریقت کا سب ہوا عظم  
 نہ سخن کا بجھے دعویٰ طبیعت پر نماز

اور محبوب انبیاء ہے نماز  
 اور پسندیدہ خدا ہے نماز  
 جملہ امراض کی دوا ہے نماز  
 وہ گلستان پر فضا ہے نماز  
 گویا سرچشمہ بقا ہے نماز  
 ہر جگہ پاک پر ادا ہے نماز  
 تیری رحمت کیوں قضا نماز  
 خلق انساں کا مدعا ہے نماز  
 اور کلید در سما ہے نماز  
 ایک ترقی کا سلسلہ ہے نماز  
 موجب رحمت و رضا ہے نماز  
 اور مجھے دست و پا ہے نماز  
 باعث بخش خطا ہے نماز  
 رکن دین متین کا ہے نماز  
 آب سرچشمہ صفا ہے نماز

راحت جاں اولیا ہے نماز  
 قرۃ العین مصطفیٰ ہے نماز  
 دافع زحمت و بلا ہے نماز  
 سیر سے سیرول نہیں ہوتا  
 ملتی ہے زندگانے جہاں  
 ہے یہ انعام خاص منعم کا  
 آئی والی ہے اے عزیزاں  
 کرا دادل لگا کے پانچوں وقت  
 نار و وزخ کیواسطے ہے پیر  
 ہے یہ معراج مومنوں کیلئے  
 قیمت بوستان جنت ہے  
 چہرہ روشن ہر دل منور ہو  
 ہے گرائے پلہ میسراں  
 اس سے ہے قصر دین مستحکم  
 پاک و صاف اس سے جہم تہا

گوتاریک میں نمازی کو	مثل خوشید پر ضیا ہر نماز
کیا حقیقت بیاں کروں واعظ منظر شان کبریا ہے نماز	
ردیف سینِ مہملہ	
پہنچا ہے او خدا در شاہِ زم کے پاس روضہ کے گرد گوم کے یوں ددل کھول گہرا کے حشر میں پیش آفتاب سے ہرگز نہیں تہہ کسی عامل کی جستجو	شک چین کے پاس بہشت انجن کے پاس ہوشو عنریب کا جیسے چین کے پاس ایک خلق جہین جن کے پاس ہو نقش تیرے نام کا جس دوزن پاس
واعظ نے کچھ عذاب ہو گرا پتھر میں تشریف لائیں جسے غریب دوزن پاس	
آج میلاد نبی کی ہر پیارمی مجلس اہل مجلس کو شرف آج فرشتوں پر بر کونسا طبقہ جس میں نہیں کر محبوب ٹھنڈک آنکھوں کو پہنچتی ہو دلوں کو راحت اہل مجلس کی خطا بخشہ واعظ کی بھی	واہ کیا نور علی نور سے ساری مجلس غیرت عرشِ معلیٰ ہر تم ساری مجلس آسمانوں میں زمینوں میں ہر جاری مجلس مور فیض ہر اور رحمت ہر ساری مجلس کرے اللہ تو مقبول ہر ساری مجلس
ردیف شینِ مہملہ	
حیث عقل سے باہر ہے مقام درویش مہند میں صبح ہر اور شام میں شام درویش فات مطلق میں فنا ہوتا ہر جہم کہ دجو جبکہ دریا میں ملا قطرہ تو قطرہ ہے کہاں ایک چمائی میں کر دیا ہے بیخود واعظ	زینہ عرش بریں ہر لب بام درویش ایک جا پر نہیں ہوتا ہر قیام درویش حکم اللہ سے ملتا ہر کلام درویش ایک ہو جاتا ہر گناہی ہے نام درویش تو جہم سے لبریز ہے جام درویش



## مطلع اول

دل من بادیه چمائی ذکر و هو بیانش  
 دل من شع فروز عشق و ویرانی شبتانش  
 شبتانیکه زبید گر گویم کافرستانش  
 شبتانیکه میگردد خراج از کیسوی خوابان  
 خیال آن نماید گر کس بختش سیه گردد  
 سیمینتی اعدا میر و حصه ز شام او  
 سواد آئے دل کافر کی نقطه از آن ظلمت  
 در آن ظلمت نباشد باریابی عیش و راحت را  
 چهر کار آید غریمت با در آن ظلمت چو فکر و غم  
 اگر چه روز شب کارش نهد در چشمه حیوان  
 پریشان و پشیمان و حراب خسته و مجنون  
 برائے چشم زخم مدعیان خاک میسر یزد

شروعش لا اله است والا الله پایش  
 سیاهی زلف شگون و درازی زجرانش  
 درازیش چو زلف و لختها و چراغانش  
 سیاهی میکند چهل شب و بجز هر آنش  
 که سرمه در گلوی کلک ریز و وصف بیاںش  
 سیه سازد زبان را ذکر ظلمات فراوانش  
 فراوان بخت ظلمتها با عالم ظلم عصیانش  
 شباشب دور بنماید رنج و یاس حربانش  
 تنده پنهان بے غول بیابان سردانش  
 چنان است که باشد خضر حیران بیابانش  
 مثال قیس هم فرما و میگردد مبدانش  
 کف پاییکه شد غریبان از خار و غیلانش

## مطلع ثانی

دل من چو نعل و سانش بود از سوز و جراحش  
 چه خوشخواری بیک عشوه برد و کما عالم را  
 فدائے میکشان بزم عشق آید چاه باشد  
 برائے اطلاع میکشان بزم الفت را  
 ز بندگی سوسه چکانی کے شود و حاصل  
 کسے را اگر میسر هر چه گردید بخود شد  
 چنان پیمان شکن بجا نیاورد و نظر گاه

شود شایان گویم گر چه آتشگاه گیرانش  
 که از دورگاه عشق آید خطاب شناه خویش  
 که در فحاک میر نرند بر سر و نشینانش  
 بعالم رفت هر جانب صد کامی پریشانش  
 کشت رانند یوسف مرغ دل قیدی زندانش  
 نمی گردد و هرگز نظر جام فتیانش  
 بگز متناوب میوون بود ایقان بیانش

گذشت از لامکان فریاد و دل و در و منش  
 بگویم ابر و خمدار یک شمشیر برانش  
 با استقبال بر آید ارواح شهیدانش  
 جگر سوزی و دریایی بود اسباب سلاش  
 نشانی میدهم اینک مجاور یاس و حرش  
 بدر گاهیکه می باشد حیا و عیب در باش  
 بوجه ناشکیبایی چنین فرموده و انش  
 نباشد ما و رای شربت دیدار در انش  
 نباشد جز نمکدان موم زخم نمایانش  
 که از تیغ تغافل کشت بی تعدا و احش  
 برائے حفظ نهادند در دلهای ویرانش

بیک عشوه چکرده عاشقان را قتل از ایشان  
 دم شقی ستم خون عزیزان کرد و مقتل  
 کند مراد تا توکم اگر آن بت قدم بنجسه  
 نهد و حجتش گر کسی پاورده الفت  
 فرارم گر کسی چوید برائے فاتحه خواندن  
 نباشد بر کسی را طاق و جرات کنایت  
 فلکناز بزم عشرت دور و حکم کوه گردی کرد  
 میبچونای بی آب عشق از پرفرت  
 تعال الله چه زخم تیغ ظالم میدهد لذت  
 هر زخم شکوچو رجا دے کند هر دم  
 بکماند چرخ عشق هر جانے بوسنارد

### مطلع ثالث

گذر گاه گوی یث اگر گور غریب باش  
 مکیکه از دل و جان گشت مهربون نمکانش  
 که گاه گستر و سایه بران سر و خراش  
 ز قطع طبع فکر من لغوا می عتاش  
 بود عینی شیرازی یک از خوشه چینیاش  
 که از شیراز آمد روح سعدی ازین خواش  
 که باشد انوری زله برای خوان الواش  
 بجا دارم تو پنداری اگر عیسی و دواش  
 خریداری بعالم نیست کس غیر از سخندان  
 بداحی شده روح القدس مرغ خوش انش

بر آید از پی تعظیم ارواح شهیدانش  
 تبسم هر لب نخی کند چون صبح خندانش  
 بشوقش طائر و دم چو قمری میکند کو کو  
 در معنی فراوان ریخت در دامن عقل کل  
 ز بس اندوخته طبع و نیم خرمن معنی  
 بروش کرد طبع کارا عجا ز سیجانی  
 نهاده بطنی فکر نمائے مضامین را  
 چه فکری میکند زنده مرده معنی  
 عروس معنی جاندار من آمد بے جلاوه  
 ز بی کلزار طبع منچراش معنی سر بسته



نخی شیرینے نام محراب بلب چسپہ کہ باشد طوطی طبعم یکے از عند لیبا نش

### مطلع رابع

تسبیح پیغمبر و کجایه شان حق بود شایان نش  
زبان کلک من قاصر چه گوید نیت شایان نش  
نمود نام تعالیٰ نعیم و خلد ضوان نش  
کشاده سینہ مداح میگرد و بغضان نش  
یوصف روی انور و انضی و الفجر شاذل  
بد و تقویٰ فیض فرموده کلید و زرخ و جنت  
برای لعلکاشک و امان گستر و حیرت  
کسای حقیقت چون عقل و فہم کس آید  
ہزاراں شکر میگویم خداوند تعالیٰ را  
شہادت ارحامی از کرامت سنگریزہ ہا  
خطاب لن ترانی از جناب قدس کے آید  
دم خاصان امت میدکار سیحانی  
زہی پیغمبری نغز بنی آدم شہ عالم  
تعبج چیت از سایہ مہر ابو جہم او  
برست افتاد یوسف را بقدر درہ از حسن نش  
نخی رشخ پیغمبری مظلوم انوار یزدانی  
چہ گویم وصف گویش کو ملا جملہ عالم شد  
کسی در عالم علوی گئی در عالم سفلی  
شدند از بہر روی جنت الفردوس روزن  
چہ درباری چہ در گاہ نخی مرقدرے گنبد

میان جملہ مخلوقات واجب بود امکان نش  
کنند دعوی مداحی کرایا را و امکان نش  
بدانستند انکہ ریزہ پس ماندہ خوانش  
الم نشرح لک صدرک خدا چوں گفت در نش  
کہ واللہ لیل و نغز بنی شنا و زلف پچا نش  
زمین و آسمان و عرش و کرسی زیر فرش  
بخوش آید اگر فکر امت چشم گریانش  
حجابات تحیر افکند انوار عرفانش  
کہ دور امت خیر الامم بہ نمود احسان نش  
کہ سر خط نہادہ از رسالت جن و انش  
بچشم کور گر سر کہ شہم خاک بیانش  
کہ زندہ میکنند از حکم حق مردہ علما نش  
و عاہا کہ دور امت شدن موی عمر نش  
نباشد سایہ را سایہ بخوانی ظل سبحا نش  
خطاب از اہل عالم گشت حاصل و انش  
کہ روشن گشت از یکتا و خورشید تابا نش  
گلستان ترقی تازہ کہ شد گلچین بصلوات نش  
بجز اند و آفت نیست کس از حال پناہ نش  
بوقتی کہ نظر افتاد بر گور غریبانش  
بجوید عسری کے گنبد گردون گردانش



<p>فصیح فصیح الفصحی بلغ بلغ البلغ          زمین و آسمان و عرش و کرسی ست شادان          خدا لا ترفعوا اصواتکم فرمود در ترائیں          بحکم انقض نکر یک بر عرش اعظم شد          بخیر مقدم او مژدہ گوئی عیسیٰ مریم          عیال از غنچہ و گلہا و گلشن میشود مدحت          تماشا چشم من دارد کہ ہر شام و سحر روید          چرامین نباشد از و فر شورش محشر</p>	<p>شد ندال عرب عجیب پیش قاطع برہاش          کہ چوں ہم گرامی شد رقم بر لوح امکانش          کہ مرغوب و پسندیدہ نہایت بود الحاش          کہ لوٹ حوادث کے بلوٹ بود دالاش          کہ باشد موسیٰ عمراں کی از چوب انش          نوشتہ بر حاشی چمن از خط ریخانش          شش و خاشاک در گاہ علاجا بد شش          شدم از جهان و دل و افلاک آل یاراش</p>
---	---

### رویت صادقہ

<p>سہا پہ رسول میں تھے تیر کے خواص          اولہائیں نول کو زلف گرہ گیر کے خواص          مردے جلا میں آپ کے خادم تو گیک عجیب          دینے لگے بھت بھی گواہی سول کی          از راہ معجزہ جو کریں آپ ایک نگاہ          سنگ و شجر بلا نیسے آتے حضور میں</p>	<p>اور تھے عصا میں آپ کے شمشیر کے خواص          بیخ و بن میں آپ کی تفتیر کے خواص          اجاتے ہیں مرید میں سب پیر کے خواص          اعجاز سے بدلے تصور کے خواص          پیدا ہوں خاک راہ میں کسی کے خواص          تھے گفتگو میں آپ کی تسخیر کے خواص</p>
--	--

واعظانہ کچھ بعید ہی اعجاز شاہ سے  
 حنظل میں بجائے جابرجا انجیر خواص

<p>ہے حمد و ثنا حضرت ایزد کو خواص          حق نے معراج میں بلوایا محمد کو خواص          عالم علوی سے رحمت کے نوشتے ہر دم          ہوئے یا قوت کے تیار مکان بہرین          مرتبہ خلد کا پایا ہر قدم سے تیرے</p>	<p>لا تعد نعمت سزاوارے احمد کو خواص          نام نامی سے کیا عرش کی مند کو خواص          دیکھنے کے لئے آئیں تیری مرقد کو خواص          اور حق سے کیا محلات زمر کو خواص          غر حائل ہر جہاں پر تری صحر کو خواص</p>
--	--

یہ تنہا ہر میرے دل میں نبی بطھے  
دیکھوں ان آنکھوں سے ہر دم گیر گنبد خاص

کچھ ضروری نہیں تحریریں لانا واعظ  
جانتے ہیں بیکر مقصد کو خاص

### ردیف ضاوح

ہر گلی کوچہ مدینہ کا ہر ماوائے فیض  
بطن مادر میں بھی کئے لگا لیک جبین  
کس قدر ہے کشش اب ہوائے طیبہ  
ہے وہ دربار گہر بار شہنشاہِ زمان

کاش فیض ہے بطھے کی زمیں واعظ  
سبز و شاوا ب کی گلیں خضر اوحیٰ

کیا کیا ہیں رکن دین کی انیکذات فرض  
اسلام کا ہے دوسرا یہ رکن اعزیز  
جن کو ہر استطاعتِ نوا سفر حصول  
ہر شخص تندرست پہ شخص مقیم پر

واعظ سکھارہا ہر تمہیں غور سے سنو  
ہے صاحبِ زکوٰۃ دینا زکوٰۃ فرض

### ردیف طارح

چاہئے وصفِ پیر میں سخنِ احتیاط  
بہر پیداری ملائمہ اپنا پائے پاک سے  
جو کلام حق ہوا نازل سے لکھوا دیا  
چاہئے آداب اور تعظیم پر رکنا نظر

کرتے ہیں آداب میں آفا کے نوکر احتیاط  
کس قدر کرتے ہیں خود ناموس کبر احتیاط  
کس قدر تھی آپ میں اللہ اکبر احتیاط  
جوشِ الفت میں نہیں تھی واکشہ احتیاط



چاہے محتاط رہنا تجھ کو اور واعظ ضرور  
کام آوے گی بہت یہ روز محشر احتیاط

### ردیف طائر جمعہ

اے بلبلو چلو کہ اب آئی بہار وعظ  
جس جاہد کو کہ موعظ خدا و رسول کا  
دنیا سے بے خبر ہو مگر ویں سے ہوشیار  
بے فصل میوے ملتے ہیں سامع کو ٹوبہ  
قرآن اور حدیث کی مٹی سے ہولست میں  
تعظیم اور ادب و شکر تو روز و شب  
شناو اب اور شگفتہ ہوا لہزار وعظ  
جانا مجھے ضرور ہے اور جانثار وعظ  
جس کو پسند آئے سے خوشگوار وعظ  
پہلے ہی پہلے ہی ہے سدا شاخ وعظ  
جائے گناہ شکر بھی نہ ہرگز خمار وعظ  
اے دل بہت بلند ہو غرور و تقار وعظ

کلیاں دلوں کی کہلتی ہیں واعظ خدا کو  
چلتی ہیں جس طرف کو نسیم بہار وعظ

### ردیف عین مہملہ

بہتر ہے سب سے شافع امت کی اتباع  
عیسے کرینگے ہو کے خوش اپنی مراد پر  
پیرو ہوں میں صحابہ عالی مقام کا  
نیجائیگی بچا کے جہنم سے خلا میں  
خالق کی اتباع ہے حضرت کی اتباع  
اگر کے آسمان سے شریعت کی اتباع  
جو ان کی اتباع وہ حضرت کی اتباع  
ہے باعث نجات شریعت کی اتباع

واعظ کبھی نہ ہلیں گے وہ راہ راست کو  
کرتے ہیں جو کہ شاہ رسالت کی اتباع

### ردیف غین

خدا نے بخشا ہے وہ تیری آسماں کو فروغ  
بڑی برفش مبارک ہو عرش کی عزت  
ہے مدح گوئی سے جسکے دل زبان کو فروغ  
تہا سی خاک قدم ہے آسماں کو فروغ



رچا ہے ہر گل و غنچہ میں رنگِ محبوبی  
 تمہاری ذات سے گلشنِ جہاں کو فروغ  
 لکھا ہے ہر در و دیوار پر نبی کا نام  
 حصولِ نورِ نبوت سے ہے جہاں کو فروغ

خدا کا شکر ہے واعظ ہمارا احساں ہے  
 ہوا عرصہ نبی سے میرے بیاں کو فروغ

### روایتِ فار

کرد تاثیر چناں عطا قرآن شریف  
 از پیامت عاصی بنے بطحہ  
 رہبر راہ خدا دانی و دریائے علوم  
 ما بہ نصائے عرب فضل و شرافت یابند  
 بہ سر کوہ چو اللہ نزولش کرم  
 گشت احکام و کجولہ مذاہب منور  
 کجفت خاک میرز و بہنگاہش عالم  
 بہ نزولش شجر و سنگ شہادت دادند  
 روح اموات شود از زلفش و ام  
 پاک سینہ شود از کینہ و شرک و بدعت  
 زمینت افزاے بنا گوش و عروش دانش  
 دین و اسلام شب و روز ترقی یابست  
 بہ تلاوت شود از قلب سیاہی مرائل  
 گر تو خواہی کہ خدا از تو برگزیند و خوشنود

در دلم نیست بحر الفت قرآن شریف  
 حق فرستاد و ہے نعمت قرآن شریف  
 خود نمود است خدا حدت قرآن شریف  
 آمد از بہر نبی خلعت قرآن شریف  
 ریزہ ریزہ شد سے اندہیت قرآن شریف  
 یہ زمانیکہ شدہ شہرت قرآن شریف  
 یافت آنکس کہ چنیں دولت قرآن شریف  
 اشتبا سے نبود ثبت قرآن شریف  
 خوش و لذات جہاں لذت قرآن شریف  
 برگزیدہ رحمہ ملت قرآن شریف  
 در بحر قدم ہر ایت قرآن شریف  
 مستش بہت چہاں رحمت قرآن شریف  
 قبر روشن شود از صورت قرآن شریف  
 بالیقین یاد کن قرأت قرآن شریف

چہ تعجب کہ بالطاق الہی واعظ  
 قبر گلشن شود از صورت قرآن شریف

## رویت قاف

<p>گئے جو خلدیں روح الایں برائے براق          لکھا تھا نام محمد ہیں پہ سب کے برگر          جو دیکھا روح الایں نے او سو بہت انگین          تو پایا اُس کو حجر کے عشق میں بے تاب          غرض حکم خداوند حضرت جب سیریل          مرصع بال بلع عیال عنبر دم          خوشہ خوتا ولیکن تھا آدمی کی شکل          سبک شباب زرد و جام زہرہ جبین          طلائی پشت تھی اور پیٹ سیم خالص کا          پھر سری لینے سے بالوں میں گوز لہراتا</p>	<p>ہزاروں کی طرح کے وہاں پہ پاؤ براق          تھا اُن میں ایک ندامت و سر جکا براق          کیا جناب نے دریافت مدعا براق          تھی عشق شاہ میں خون جگر غذا براق          درہی پہ سجا کر کے جلد لائے براق          مثال برق تھا ہر گام شعلہ زار براق          سری مثال زالی تھی ہر ادا براق          کثیر خیر فلک سیر باد پائے براق          گھر کے درانت بھی یا قوت کی تھا براق          مثال مشک کے دیتی تھی بو ہوا براق</p>
---	---

بہت بلند مراتب میں اُس کے راکب کے  
 نہ کر سکے گا تو واعظ کبھی ثنائے براق

## رویت کاف

<p>ہونگی مقبول خدا میری دعائیں کب تک          بخت خفتہ کو میرے پار و جگائیں کب تک          دیکھیں آتی ہیں مدینہ کی ہوائیں کب تک          دل بیتاب کو پہلو میں رہائیں کب تک          ہند میں ہم تیرے دیوانہ کمائیں کب تک          دیکھئے ٹھوکرین گلیوں میں کمائیں کب تک          داستانِ ہم دل شیدا کی سائیں کب تک</p>	<p>بہند سے آپ مدینہ میں بلائیں کب تک          شہ بطحی مجھے دیدار دکھائیں کب تک          غنچہ دل کو میرے پار و کمائیں کب تک          دو لے شوق زیارت کے سائیں کب تک          اب تو ملتے بلاجئے مدینہ میں رسول          عشق دیوانگی و مستی و شوق دیدار          کی مضمون کی صورت نہیں کوئی ملاحظہ</p>
---	---



پہونچوں میں کس طرح سے تیر و شائیک  
معراج میں حضور گئے لامکان تک  
مخطوط تیرے ذکر سے دل ہی فقط نہیں  
ٹے ایجا ہیں تو وہ توفیق ذکر خیر

شہرہ ہر جس کے فیض کا ہفت آسمان تک  
پہونچو نہ جس مقام پہ وہم و گمان تک  
شیرین ہیں تیرے نام سے کام و زبان تک  
کرے ہیں ہمیشہ دم استخوان تک

واعظ نہ ہوے راہ محبت میں کچھ کمال  
جب تک نہ بھول جائے تو نام و نشان تک

### ردیف کاف فارسی

کبھی نہ نام نبی ہو میری زباں سے الگ  
دم تولد حضرت سلام کی آواز  
اوٹھا یا فائدہ ہر طالب خدا نے نبی  
یہ ساری میری مقدر کی بے نصیبی ہے  
پڑے وہ تفرقہ آپس دن قیامت کے  
طرح طرح ہیں گلمای و نعت دیواں میں

قضا ہے اسکی جو بیلن ہو بوس تاسی الگ  
زمین سے آئی الگ اور آسمان سے الگ  
سکوت سے تو الگ اور تیری بیاں سے الگ  
پڑا ہوں تیرے درخش آمتاں سے الگ  
ہو باپ بیٹے سے دور اور بیٹا ماں سے الگ  
یہ باغ وہ ہر کہ ہے موسم خزاں سے الگ

نہ دیکھ سکتے ہو وحدت کے جلو کی الوداع  
دوئی کا پردہ ہو جب تک درمیاں سے الگ

### ردیف لام

ازل کے روز سے ہوں جان نثار احمد مرسل  
مرا جو بخت یاور ہو تو موت آئے مدینہ میں  
نبی کی ذات آدم کے لیے ہر فکر کا باعث  
نہیں ہوتے دیا آرزوہ خاطر آپ کو ہرگز  
ہمیشہ ہر دم و ہر لحظہ شاق زیارت ہوں

دکھا ہے یا خدائے مجھ کو مزار احمد مرسل  
میسر ہو مجھے قرب و جوار احمد مرسل  
رقم ہو کس سے پہر عز و قار احمد مرسل  
خداوند جہاں ہو عکسار احمد مرسل  
کروں گا قبر میں بھی انتظار احمد مرسل



<p>شرف رکھتا ہی ہر خدمت گزار احمد مرسل ہوا ہوں مومنوں لطف بے شمار احمد مرسل قلم میرا ہے گرمضمون نگار احمد مرسل</p>	<p>تمامی ساکنان عالم ملکوت پر اسے دل جو پایا عرش اعظم شرف کفش مبارک سے زبان و دل بھی میری ذکر حضرت نہیں خالی</p>
<p>محبت اہل بیت مصطفیٰ ہو گا دینی واعظ جو دل سے ہے غلام چار یار احمد مرسل</p>	
<p>وہ خوش ہیں جو میں جاں نثاری کے قابل وہ مجھ سے عود قناری کے قابل ہیں جبریل خدمت گذاری کے قابل وہ گلشن ہے باو بہاری کے قابل</p>	<p>کہاں ہوں میں درخت تنہا سی کے قابل نہ شرب میں جانے کی ہے قابلیت او نہیں وقفیت ہے مزاج نبی سے میں غمگین کہاں اور کہاں سیر طیبہ</p>
<p>گنہگار ہوں میں وہ ہے پاک واعظ کہاں ہے زباں حمد باری کے قابل</p>	
<p>بیخود ہوئے ہیں بادۂ قلوب بلا سے ہم ہرگز نہیں ٹپکتے در مصطفیٰ سے ہم محفوظ دو جہاں میں ہیں کنگے بلا سے ہم نسبت ضرور رکھتے ہیں کف الوری سے ہم</p>	<p>شیدا فروغ حسن پہ ہیں ابتدا سے ہم یہو نہیں اگر مدینہ میں فضل خدا سے ہم وصف نکوی گیسو کو خیر الوری سے ہم ڈرتے نہیں ہیں صدمہ روز جزا سے ہم</p>
<p>محبوب شرمسار میں اعظ خطا سے ہم امداد چاہتے ہیں حبیب خدا سے ہم</p>	
<p>سانی جوش کوثر پہ لاکھوں سلام توت دست چیدر پہ لاکھوں سلام زمینت چرخ اخضر پہ لاکھوں سلام رحمت رب اکبر پہ لاکھوں سلام موج بحر رسالت پہ لاکھوں سلام اُس پیارے پیغمبر پہ لاکھوں سلام</p>	<p>شما فاع روز محشر پہ لاکھوں سلام جذبیر و شبر پہ لاکھوں سلام زوق افزا جنت پہ لاکھوں سلام محررین ہیں پر کرو روئے رود شمع بزم ہدایت پہ یجد درود جو کفی قوت امت کو بہولانہیں</p>

<p>جسکے زیر نگین ہیں زمین و زمان  جسکے ہمراہ لشکرِ ملائک کا ہو  جسکا خوانِ کرم سفرِ عام ہے  خضر و الیاس کس جبکا تھا انتظار  جس پر اللہ غور و ہیبتا ہے درو  جسکے باعثِ مشین کفر کی طلستیں  نور سے جسکے عالم منور ہوا  بلبلین پڑھ رہی ہیں ہزاروں دو  بہیجتی ہیں بروح نبی قمریاں  وقت میلاد سنگ شجر انس و جاں</p>	<p>خسر و ہفت کشور پہ لاکھوں سلام  ایسے سردارِ شکر پہ لاکھوں سلام  اُس شہنشاہ پرور پہ لاکھوں سلام  ایسے ہادی و رہبر پہ لاکھوں سلام  ایسے محبوب و لبر پہ لاکھوں سلام  اُس سولوں کے افسر پہ لاکھوں سلام  مہ جہینو کے سرور پہ لاکھوں سلام  باغ دین گل تر پہ لاکھوں سلام  شاخ سرو و صنوبر پہ لاکھوں سلام  پڑھتے تھے ذاتِ الہیہ لاکھوں سلام</p>
<p>بہیج ہر وقت اے واعظِ مکتیں  برگزیدہ ہمیر پہ لاکھوں سلام</p>	
<p>اے حبیبِ بعثت الصلوٰۃ والسلام  شانِ رحمت کا ان عظمت الصلوٰۃ والسلام  خضر جیسے رہنما تیرے کرم کے منتظر  آپکے منہ کو تکیں گے انبیاء و زلشور  جن و انسان و ملک کیا بلکہ ہر سنگ و شجر  اُس سے بڑھ کر کوئی دنیا میں نہو کاغوس  آپکی شرع میں اور آپ کا دین میں  مہر و مہ تو آپ کے زلزلہ بائے حق ہیں  تم امام الاولین و آخرین ہو مصطفیٰ  تا جہاد کو ترو شانِ نزول و انصاف  آپکے اسم مبارک کا وظیفہ یا نبی</p>	<p>باعثِ ایجا و خلقت الصلوٰۃ والسلام  گنجِ حکمت جان امت الصلوٰۃ والسلام  ہادی راہِ ہدایت الصلوٰۃ والسلام  شافعِ یومِ قیامت الصلوٰۃ والسلام  کتے تھے وقت ولاد الصلوٰۃ والسلام  جنے پانی تیری صحبت الصلوٰۃ والسلام  شاخ ادیاں و ملت الصلوٰۃ والسلام  تکودول میں کس نسبت الصلوٰۃ والسلام  تتم ہے تمپر نبوت الصلوٰۃ والسلام  نوبہار باغِ جنت الصلوٰۃ والسلام  دافع درد و مصیبت الصلوٰۃ والسلام</p>



آپ کے قدموں کے نیچے یا محمد مصطفیٰ دستگیر شام غریب نوٹس کنج کج قلم وحدت کے شاہ تہم ورنایاب ہو جسپہ عاشق ہر خدا خود اور خدا سارا جہاں آپ کے درگاہ ہی محروم کیوں جائے کوئی	دین و دنیا کی ہے دولت الصلوٰۃ والسلام ذات سلطان رسالت الصلوٰۃ والسلام تم سے عالم کو ہے زینت الصلوٰۃ والسلام مجھ کو و کمال دو وہ صورت الصلوٰۃ والسلام تم ہو دریا کے سخاوت الصلوٰۃ والسلام
--	--

المہ دیا مصطفیٰ کچھ آپ سے مخفی نہیں  
واعظا مضطر کی حالت الصلوٰۃ والسلام

غوطہ بن سکر میں کھاتے ہیں ہم وصف گیسو و شہ لولاک سے شورش محشر کا ہلو خوف کیسا روز و شب رہتا دل میں اشتیاق سوئے طیبہ قافلہ جاتا ہے جب تیرے روضہ کی زیارت کے لیے کیا ہمارا منہ ہے جو دیکھیں حال کرتے ہیں کثرت نعت کو پسند اپنی خدمت میں بلا تیجے احضور آکے دنیا میں نہ کچھ حاصل کیسا	گو ہر نعت نبی لاتے ہیں ہم اکھنوں کو اپنے سلجھاتے ہیں ہم یا محمد تیرے کلماتے ہیں ہم دیکھتے تپے کو کب جاتے ہیں ہم حسرتوں سے آنکھ بہا لاتے ہیں ہم سب چلے جاتے ہیں بھاؤ ہیں ہم غرض کرتے بھی تو شہرتاے ہیں ہم گنج سیم وزر کو ٹھکراتے ہیں ہم ابو ہند و ستان میں گہرا ہیں ہم غفلتوں پر اپنی پچھتاے ہیں ہم
---	---

مرنے والوں سے ہے واعظ کا خطاب  
تم چلو لے دو ستواتے ہیں ہم

## ردیف نون

تمنا ہے در احمد کا خدمتگار میں بھی ہوں جہنم کا جس نبی کے طائر سدرہ غرا خواں ہوں	قبول بارگاہ ایزد خفا میں بھی ہوں ادس کا عاشقو ایک طوطی گلزار میں بھی ہوں
--	---

جو پوچھیں کسا بندہ ہر یکیرین کو مقیدیں میری جانب کو بھی کج نگاہ لطف یا حضرت بجھے بھی تو سنا دو کوئی دلیل افغانی پچا بیٹھے زمانہ کے حوادث سر رسول اند	تو کہدو گنا غلام احمد خاں میں بھی ہوں تمہاری گریں گھونکا ایک ہماریں بھی ہوں فدائے زلف شکیں شہ ابراہین بھی ہوں شہر و عالم فانی سوداں فکر میں بھی ہوں
---	--

لحد کرتی ہی پانچوں وقت بھکوا داسے واعظ  
اجل کتنی ہو جاں لینے کو بس تیار میں بھی ہوں

مزین نام احمد سے ہوئے لوح و قلم دونوں بیان نعت سے ناچار ہیں طوق و رقم دونوں تھے بطلین محمد مصطفیٰ عالی ہم دونوں کھڑے تھے امت کیلے شب بہر نمازیں جہاں میں برگزیدہ اور مستثنیٰ ہیں یا حضرت بظاہر ہو گئے ہیں دفن بریاطن میں زندہ ہیں	نہوتے آپ گر پیدا نہوتے کیف و کم دونوں کسب ہیں میرے مولا میں مکان و قدم دونوں نہ ہو لیا امت عاصی کو ہرگز مردوم دونوں درم کرتے تھے اکثر محمد کے قدم دونوں تمہارے نام سے ملک عرب ملک عجم دونوں ہیں یکساں رو برو مصطفیٰ بود و عدم دونوں
--	--

نہ کیوں آئے کلیجہ منہ کو ان کے ذکر سے واعظ  
غم شہر میں ارض و سما روئے ہم دونوں

رقم کرتا ہوں نعت سید ابراہین چٹکی میں نہ گئے کچھ نبی کے درہم و دینار چٹکی میں شہیم گیسو و جہر فشاں سرور عالم لب معجز نمائے شاہ کا گر عکس پڑ جائے بیان عارض پر نور سلطان رسالت سے تعجب کیا ہو جو مرد و کون زندہ کرتے تھے عیسیٰ بہار رحمت عالم جو اپنا جوش و کلماتے تیرے برق کرم سے بھگو ہو امید یا حضرت بلکہ اجر عقبہ میں غم و دنیا کا اسے واعظ	ور و داس شہر پر پڑتا ہی قلم ہر بار چٹکی میں ولیکن تھی کلید مخزن اسرار چٹکی میں بدل دیتی ہے بجائے نانہ تا تار چٹکی میں تو گویا آئینہ ہو جائے طوطی ار چٹکی میں رگ گل کا گلہ کرنے لگے ہر خار چٹکی میں غلام اونکے کریں حیاں کو جاندار چٹکی میں معا گلنار ہو جائے شرار نار چٹکی میں جلاوگی گناہوں کا میرے انبار چٹکی میں وہی چٹا ہو گل پہتا ہو جس کے خار چٹکی میں
--	--

<p>شہادت کا کرا لائے نبی اقرار چٹکی میں          کیا طے مصطفیٰ نے گنبد دوار چٹکی میں          تھی مفتاح و گنجینہ اسرار چٹکی میں          کئی کتا تاہی چکر چرخ کج رفتار چٹکی میں          برہمن توڑ ڈالیں کیوں نہ پہننا چٹکی میں          کرا دیو نیلے طے حضرت رہ و شوار چٹکی میں</p>	<p>زین سے عیش پر پہنچی شدہ برابر چٹکی میں          ملا بستری گرم اور بھتی ہوئی زخمی چٹکی میں          زرد دولت کی حضرت کو بہلا پرواہ کیا ہوئی          مہ کا بل کے جب آپے ٹکڑے کئے شاہا          تیرے کلمہ تلقین منت کر دے جب مانے کو          گنہگار ان امت پل صراط اوپر گذرینگے</p>
<p>جمال اپنا دکھائیں کرو عیسے زماں واعظ          ابھی ہوئے اچھا ہجر کا آزار چٹکی میں</p>	
<p>ہر شاخ میں ہر غنچہ میں ہر گل میں غنچہ میں          یا قوت میں اور لعل میں مرجان میں ہر میں          خورشید میں رخ میں زہرہ میں قمر میں          غنچہ میں گل و عود میں نافہ میں اگر مین</p>	<p>ہے نور محمد کا ہر ایک برگ و شجر میں          ہر چیز میں ہر اوستی تجلی کا تماشا          ہے خاک کف پائے منور کی تجلی          گیسوئے محمد کی نمک ہر یہ بلا شک</p>
<p>مجبور ہوں اعظا ہوں خاموش میں کیونکہ          ہے عشق محمد کی جلن میرے جگر میں</p>	
<p>دل گیسوئے خمدار میں الجھائے ہوئیں          احمد کی غلامی کی سند پائے ہوئے ہیں          ہم ہجر سے بید تیرے گہراؤں میں          ہم ہاتھ تیرے سامنے پہیلاؤں میں</p>	<p>ہم عشق محمد کا مزا پائے ہوئے ہیں          داعیوں کی لگی نہ جو ہے صفحہ دل پر          ایک بار بھی پہ بھی زیارت ہو میرے          اے بار خدا رو خدا قدس کو دیکھا ہے</p>
<p>ایسا تو کسی کو بھی ملا ہی نہیں واعظ          اللہ جو قرب نبی پائے ہوئے ہیں</p>	
<p>زین بوس درمخا نہ ہوں میں          بظاہر شکل درویشا نہ ہوں میں          فدائے صورت جانانہ ہوں میں</p>	<p>مے توحید کا ستانہ ہوں میں          ہے جس میں گنج وہ دیرانہ ہوں میں          چراغ طور کا پروانہ ہوں میں</p>



<p>ہو لایا ایک ساغر میں جہاں کو چلا جاتا ہوں طے کرتا مقامات ترقی و تنزل ہے نشے کا ہوا ہوں قید آزادی سے آزاد جہنم الاماں بس سے پکا ہے زمین و آسمان جس میں سسائیں نہوں میں آشنا اہل سخن کا</p>	<p>غلام ساقی میخانہ ہوا ہوس سر اسر گردش پیمانہ ہوں میں کبھی بچو و گبھی فرزانہ ہوں میں اسیر کیسوی جانانہ ہوں میں وہ شعلہ نیر اشخسانہ ہوں میں رفیع الشان وہ کاشانہ ہوں میں برنگ منے بیگانہ ہوں میں</p>
<p>حقیقت کیا ہے میری کیا ہوں اعظ امام مذہب زندانہ ہوں میں</p>	
<p>یہ کیا شورش ہے کیسا نل و اعظما جہا کیا ہے شہیدان محبت بھی کہیں فریاد کرتے ہیں۔</p>	
<p>جہلم ہر فور احمد کی سبھی میں خیال اپنا ہو وقت بیکسی میں عناد دل تو کریں شاغل ہیں گن بھی کمال میری زباں دولت حضرت</p>	<p>نبی میں عوث میں قطب دلی میں حسن میں اور میں ابن علی میں جلی میں گریہ میں تو وہ خفی میں میں سر نہ بہت ہوں انچوچی میں</p>

<p>نہ ہو لے ایک دم جو زندگی میں نہیں ہیں انہی میں کسی میں گذر کر ہو مدینہ کی گلی میں ملک میں انس میں جن و پری میں</p>	<p>نیکوں صدقے ہوا امت آنکے اوپر مدارج اور مراتب آپ جیسے وہ انکی خاک آنکھوں سے لگاؤں نبی کی نعت خوانی کا ہے چرچا</p>
<p>محب ال ہوں اور دل ہے میرا ابوبکر و عمر عثمان علی ہیں</p>	
<p>عالم جبروت میں لاہوت میں ہاموت میں لعل میں مرجان میں در کوہ میں یا قوت میں شور برپا ہے نبی کی نعت کا سوت میں خوبیاں سب ہیں میری مدوح اور مدحت میں یا وحی کرتے ہے ذلخون بطن حوت میں آئی جب نصائیت ہاروت اور ماروت میں فیض کب ہوتا ہے چل سایہ طاغوت میں اگ سی گویا لگا دی ایک دم باروت میں</p>	<p>ہے بجلی تہی بزرخ میں اور ناسوت میں پیر توہنس و قمر میں ہے نبی اللہ کا جن و انس ہی نہیں کچھ مدح گوی مصطفیٰ حن و یوسف کن داودی ضیاء موسوی پسکے دنیا میں خدا کے ذکر سے غافل نہو وصف ملکوتی ہوا زائل ہوا کئے نفس سے صحبت اغیار سالک کو نہیں کم زہر سے کر لیا دل کو قصور نے قتانی المصطفیٰ</p>
<p>نیکو کس سے ہو سکے واعظ ادا حق انکا زندگی پانی میں بھی جسے قوت قوت میں</p>	
<h2>قصیدہ در مدح حضرت پیر و مرشد خود عمر فیضیہ</h2>	
<p>غم خوار وائیں غتقدین مولانا محمد رکن الدین مولانا محمد رکن الدین مولانا محمد رکن الدین کوئی اچھا شل نظر میں نہیں مولانا محمد رکن الدین کشاف ظلام مبتدعین مولانا محمد رکن الدین</p>	<p>گنجینہ فیض و حامی میں مولانا محمد رکن الدین سیاح دیار علم و یقین تشکیل فرماؤ دل غلین دریا کا مدح اہل یقین مشہور ہو فیض میں رکن جنت ہو تمہاری زیر قدم سنت نبوی کی مستحکم</p>



مجموعہ لطف و کان حکم مریخ چشم بر جس خدم  
ہم آپ کے دے ہیں نہ رہا اس سو ہی نہیں کیا تھا  
عالم کرم کے دشمن مولانا محمد کریم الدین  
یہ چور کے دیکھوں جائیں کہیں مولانا محمد کریم الدین

یہ واعظ اپکا ہی خادم اور اپنی خطاؤں پہ نادم  
میرے مرشد اور ہادی ہو نہیں مولانا محمد کریم الدین

صبح دم چوں برزند نالہ دل شیداے من  
سوئے کعبہ شدر و اں از مسجداقصاء من  
مروگان بکر معنی دمدم زندہ شوند  
صد ہزاراں گوہر معنی برید و بد و جزر  
بر سمانہرہ یہ بند و لب بذوق نغمہ کش  
میسر اند صد ہزاراں نغمہ خاطر پسند  
گرد و اند کو سن انیشہ را صاحب سخن  
حاجت تحسین ندارد از کسے کرفضل حق  
روح عرفی در شک صور سرفیلی فت  
زخم دل ایوب و شش شاکر کبریاں بودہ است  
میسر ساند بر دل محزون اذیت بنیثار  
وید چوں دار و نغمہ و درخ مرا حال لبوں  
دنیایا چکس را چو من عصیاں پناہ  
در زمین دل برویا نید لالہ زار داغ  
لخت ہائے دل کیاب است از سو فراق  
مست در و در و غم کو غم نیم در چیدہ است  
لعلہائے اشک کان چشم گریاں فراق  
مقلد از خواہی دریائے فکر آوردہ ام  
چوں نہار و جربسیان ہمایوں غمسل

پایہ عرش معلی لرزد از عوغائے من  
سیل شک شوق یعنی گریہ یحیائے من  
از ہوائے عیسے فکر فلک پچائے من  
گر بطغیانی در آید طبع چوں دریائے من  
چوں در آید و ترغم خامہ گویائے من  
عند لیب شوق یعنی طبع معنی زائے من  
در نیاید نہتائے تا ابد نہائے من  
پس بد آفرین شد ذیل استغنائے من  
بشنو و در گور گرا و ازہ شہنائے من  
دور چوں سازم کہ گرانش بود غمہا من  
آسمان از کمکشال بستہ کمر بالائے من  
گفت و قنار بنا از سوزش پیداے من  
تا ابد روح القدس گریخت و ہمتای من  
از عنایت ہائے قوہ عشق چمن پیرای من  
بیخودم از جرعہ خون دل دانائے من  
از خارش ہن شکستہ ساغر و مینا من  
کردہ شد نذر فغانہ لولو و لالائے من  
در مگو ہر شعر را بل گوہر کیائے من  
منفرت مفتول عصیاں فلک پچائے من

چوں شدہ سودائے زلف غیر شام بکا  
محو از لوح دل خود کردہ ام نقش دوئی  
موتو قبل ان تموتولہ ورد آورده است  
میدہر آواز در تو حیدیر دان مجید  
آنچنان مستغرق در یائے عرفانش شدم  
بسکہ من مداح شاہ شہرب و بطح شدم  
آن شہی کو را خطاب رحمت عالم بود  
گفت و رفتنا لک ذکر کہ شناس کبریا  
چوں مرا از تاب خورشید قیامت غم بود  
روز حشر تو خریدارش اگر باشی چہ غم  
بار و ر بازار لاہوتی اگر یام چہ شک  
فرق ما از فرقہ ان بگذشتے از بخت سعید  
سرمہ خاک در شش گریافتی نگرستے  
تشنگان حشر باشند ہمیں آب حیات

سست دیوانہ شدہ اینک دل دانا من  
ماسوائے حق نباشد انجن آراء من  
کافر بکشت یعنی نفس مرگ آراء من  
لا احب الا فلین طبع خلیل آراء من  
ہی ترا و معرفت از مغز سرتاپا من  
ہر چہ میگویم ہاں زریبا بود و عوائے من  
از طفیلش کوثر و ہم جنت الما وائے من  
از من بیدل چہ آید رحمت مولا من  
گر کشد امان رحمت بر سرم آقا من  
گر چہ اہل اعمال ناقص را بود و کلا من  
عشقی آن شاہ عرب باشد خوشا سووا من  
کاشکے شہر مدینہ میشدے ما وائے من  
گنج برگنج از معانی دیدہ بینا من  
امتی یا امتی صیت لب آقا من

چہ کلمہ مداح رسول ہاشم و اعظم  
چہ عجب در حشر گرتا ہاں بود سما من

پہلے حمد ملک جل و علا کرتے ہیں  
انبیاء جن کا ادب حد سے سوا کرتے ہیں  
نام یوسف کا ہوا نور سے جگے روشن  
آپ کے ذکر مبارک کی محبت جہنمیں  
نیکساں حق میں لکھی جاتی ہیں نکی حید  
حق نے بخشی کی نبی کو وہ حیات جاوید  
نعت جب آپ کی آواز سے پڑھتا کوئی

پہر بیان نعت شہنشاہ ہد کرتے ہیں  
نام بھی لینے سے ہم آنکے جیا کرتے ہیں  
انکی دیدار کی مدت کی دعا کرتے ہیں  
اپکا شوق سے میلاد کیا کرتے ہیں  
صدا و جو نام محمد پہ لکھا کرتے ہیں  
آپ مرقد میں کبھی فریاد نہ کرتے ہیں  
دل عشاق محبت سے ہلا کرتے ہیں



تبر میں آکے مسافر سے ملا کرتے ہیں	صفت بندہ نوازی عذبی میں الیسی
	راستہ خالی عدم کا بھی واعظ نہ رہا سیکڑوں قافلے ہر روز چلا کرتے ہیں
دلالت واو	
انیس نیکیاں ہوا فریم حوض کوثر ہو تو ہر زردہ بیاباں کا مثال مہر انور ہو سبب حیرت سے قطرہ کمتر سمندر ہو یہ نہ چسکتا ہے وہ جو بحر وحدت کا شادور ہو وہاں تک وہ اوٹے جبریل کا جسکو نظر ہو نہ ایسا نگاشن عالم میں شمشاد و صنوبر ہو	حبیب کبریا تم ہوشیغ روز محشر ہو کشادہ از روہ اعجاز گر چشم پیبر ہو تمہارا یا بنی بحر سخاوت موجزن گر ہو کنارے پر تے دریائے توصیف نماز کے ہے مرغ عقل بھی پرواز اوج نعت و عاجز تمہارا نخل قامت ہی گمانہ بانگ ہستی میں
	نگاہ لطف مجھ واعظ کی حالت پر بھی فرمانا قیامت میں نبی اللہ جب تم حبیب مہر ہو
یا نبی چین نہیں ہجر کے بیماروں کو جب طفیل آپ کے جنت بے دینداروں کو کریا میاں میں کفار نے تلواروں کو یاد فرماتے سب سے ہمسے گنہگاروں کو آپ کی آل کو اولاد کو سب پیاروں کو غور سے دیکھ لو قرآن کے سپیاروں کو	جلد و کھلائے دیدار طلبگاروں کو میری جانب کو بھی فرمائیں نگاہ الطاف جبکہ دی اللہ اکبر کی بھی نے آواز شب معراج میں ہنگام خوشی بھی حضرت اہلسنت ہوں تہ دل و میں کہتا ہوں دو ہے رسالت پہ محمد کی ہر آیت شاہد
	یا نبی آپ کا کہنا ہے بہر وسعہ واعظ آپ بخشائینگے محشر میں سید کاروں کو
آئے ہیں قدسی مبارک باد کو کچھ بھی تو نسبت نہیں شمشاد کو	سنکے ذکر محفل میلاد کو قامت بے سایہ محبوب سے

<p>جو بجایا ترے ارشاد کو غوث اور قطاب اور اودا کو تاب کیا تھی مانی و ہزار کو اس فقیر خاناں بر باد کو تیری ال پاک اور اولاد کو پہنچے حضرت میری امداد کو</p>	<p>سیر باغ خلد کا حقدار ہے آپ کی درگاہ سے ملتا ہر فیض بہشتی تصویر لاثانی تیری جلوہ دیدار دکھلا دیتے برگزیدہ خلق میں حق نے کیا نفس شیطان سے چھوڑ دیا</p>
<p>جز تمہاری دعا غلط ناشادلی کون سنتا ہی شہا فریاد کو</p>	
<p>ردیف ہا ر</p>	
<p>مرج جن ملک ہے نبی کا روضہ مہبط رحمت رحمن ہے تمہارا روضہ تو نے دیکھا جو نہیں دیدہ بنیاد روضہ کاش دکھلائے فلک ہکو نبی کا روضہ</p>	<p>ہم کو دکھلا دے محمد کا خدایا روضہ صبح سے شام تک ہوتا ہی نزول رحمت کچھ بھی دیکھا نہیں انسو چہائیں آکے عاشقوں کے لیے کعبہ نہیں ہے کچھ کم</p>
<p>ملک آتے ہیں دیارت کو فلک دعا غلط غیرت روضہ رضوان ہے تمہارا روضہ</p>	
<p>خواب میں آئیں نظر صاحب قرآن واللہ ہم کو تو چاہیے بطحہ کا بیاباں واللہ ہے یہ قرآن میں اللہ کا فرمان واللہ اور تھے محبوب زلیخا منہ کنگاں واللہ</p>	<p>یہ دعا کرتا ہوں میں ہر دم و ہر آن اللہ باغ فروس مبارک ہے تجھ کو رضواں حب حق سے ہو مقدم ہمیں حب محبوب مٹے جلتے ہیں تیرے حسن پہ لاکھ عیاں</p>
<p>اس سے غافل نہ ہو ایک دم کو بھی دعا غلط ہر پہ ابلیس بڑا دشمن ایمان اللہ</p>	
<p>مڑ پنے لگے شائقانہ مدینہ</p>	<p>سین جیب کسی سے بیان مدینہ</p>



<p>روانہ ہوا کاروان مدینہ          بڑبانی ہو کیا عزو شان مدینہ          زہے عزت ساکنان مدینہ          ہر ایک شہر پہ ہو گمان مدینہ          سنا دو مجھے داستان مدینہ</p>	<p>سراہ حسرت ہی میں رہا ہوں          قدم مبارک کی محبوب حق نے          حضور کی محبوب ہو ان کو ہر دم          ساجا و اس طرح میری نظر میں          میں مشتاق ہوں حاجیرہ تونے</p>
<p>اماں پانچا مکر شیطان کی واعظ          جو پہنچا بد ارالامان مدینہ</p>	
<p>اور ہاتھ مصطفیٰ کے میں ب العلا کے ہاتھ          کرتا ہوں صبح و شام دعا میں ٹھاکے ہاتھ          ہاتھوں میں ان کے آبے حبیب اکے ہاتھ          پہنچی ہیں عرش پر میری نعم و وفا کے ہاتھ</p>	<p>ہے شرم نام و رنگ میری مصطفیٰ کے ہاتھ          دکھائے مجھ کو روضہ پر نور اسے خدا          مشتاق و یدرتبہ اصحاب کیا کہے          کیونکہ لگیں نہ ہاتھ مضامین نعتیہ</p>
<p>بیتاب برید اعط جبرت زدہ حضور          خط فراق دیتا جو ہوتے صبا کے ہاتھ</p>	
<p>ہر گل و مقصد بہ و اماں خزان انداختہ          وصف تو پر خرم و ہم و گمان انداختہ          ستیش و چشم میگوں بنیاں انداختہ          فرش اسیرق بہ صحن بوستان انداختہ          در بہار لال آتش اندر ارغوان انداختہ          گوہر معنی بد اماں بیابان انداختہ          سایہ شاختش پہ سطح لامکاں انداختہ          خاصہ خندہ بہشت زعفران انداختہ          وصف آذوی بہ سرو بوستان انداختہ          خاک راہش بفرق فقدان انداختہ</p>	<p>اے بہار عشق در گلزار جاں انداختہ          برق لالہ صبی بہنگام فراہم کر و نش          از شراب ارغوانی جام لالہ پر نمود          از پئے آرائش فصل بہاری باد صبح          سرمہ حیرت چشم ز گس شہلا کشید          لعل پیکانی ز طبع کان بھی آرمی برد          سر بلندی انجناں دادی نہال عشق را          عادت گریہ بے افگند درابر مطہر          در گلوے فاختہ افگند طوق انقیاد          ہر کہ در وادی عشقت پائندادہ لطف تو</p>

<p>             باز بر خو می کنم از عشق کامبرد عفو              داده زینیت بیخ عشق از گلهام و دلخ              طالبیت در بحر ناپیدا کنسار عشق تو              اینچنان گشتند وادی حشمت کرد عشق              خانماں بر باد عشق لا ابا لیت ز غم              چوں دل عاشق حن ماهر و یان پاک شد              دل خیالات و در گول راز نایائی شمرک              بر فلک رفته گناہم چوں عاصم مستجاب              و رد مور و مار کل من علیہا فان کہ شد              میکنند ہر فرہ تصدیق کمال قدرت              از جلال خوف قدرت خسروان و حی شہم              رعب تو بہنگام تبیان رموز معرفت              کے بدمان و راز شہاد و صفت رسد              مرغ اوصاف ترا کے میو آکر و او اشکار              نعرہ شیر اجم یعنی صریر کلک من              کر و مار چوں جلال الدین عفی عنہم سنج           </p>	<p>             بار عصیاں راز دوشن ناتوان انداختہ              خار و زو غم براہ استخوان انداختہ              زاتہائے شوقی خود را اندر ال انداختہ              و چشم و آہوی اشفشال انداختہ              بہر خواب بخت طرح داستان انداختہ              ماہ تاباں پر تو چوں برکتال انداختہ              دریم واحدانیت و امن کشال انداختہ              اشک چوں انجم براہ کمکشال انداختہ              پنبہ غفلت برول از گوش جال انداختہ              آفتاب از مہر چوں پرتو برال انداختہ              ز انکسار و عجز سر بر استال انداختہ              دور از لطف و رقم تاب و توان انداختہ              کوتاہی در دست کماندار گمال انداختہ              رخشہ در دست کماندار گمال انداختہ              لرزہ جسم و دیر اسمال انداختہ              فیض کو شیراز تا مہندستان انداختہ           </p>
--	---

نالہ توحید و اعظ و رہاں شد چوں بلند

شور ز او از شخروس صبح خوان انداختہ

### مناجات از جدامی مصنف

<p>             بحر عرفان کے کناسے پہ پٹھانے اللہ              او کجا شہدائیں من رات بتائے اللہ              اپنی رحمت میں راہ بتائے اللہ           </p>	<p>             مے وحدت کا ہیں جام پلائے اللہ              حب احمد کے سوا کچھ نہ ہے دل خیال              ان کے ملنے کا نہیں بہو ذوق عقل و شعور           </p>
--	---



نفس و شیطان کے حیلہ سے بچائے اللہ  
جھکو خیرات اُسی در سے دلائے اللہ  
بہر محبوب اُسے پار لگا دے اللہ

واسطے نجات یاک کے ہم کو یارب  
جسکے در کا ہے گدا شاہ جہاں سے بہتر  
میری کشتی ہے پھنسی بحر گنہ میں یارب

آرزو رکھتا ہے رمضان یہ ہر شام و سحر  
میری صلوٰۃ پیہر کو سنا ہے اللہ

### ردیف یائے تھانی

جبکہ ہو خلق خدا عاجز و عاری ساری  
سستی و بچودی و ذلت و خواری ساری  
تکلیف و محبوب خدا خلق کجاری ساری  
خلق میں ٹوٹ پڑی رحمت باری ساری  
آرزو اور مرادات ہماری ساری  
لائے ہے بوئے نبی باد بہاری ساری  
آرزو مند تاشائے سواری ساری  
سر نہ چشم نبی گرد سواری ساری

یابنی نعت لکھوں کیا میں تمہاری ساری  
آپکے ہجر میں ہو گریہ و زاری ساری  
بن آذر کو خلیل اور بن عمرال کریم  
وقت میلاد نبی ہو گیا عالم خرم  
دید پر آپ کے موقوف ہیں یا ختم رسل  
یہ ہمک غنچہ میں اور گل میں کہاں ہوئی  
شب معراج تھیں درہائے جہاں پر جویں  
کھل گئیں تمارا سی معراج میں چشماں فلک

چشم مست نبوی کا یہ صدقہ واعظ  
نشہ و کیف و سرور اور خواری

جلوہ خدا کے نور کا میری نظر میں ہے  
غنچوں میں، گلوں میں پر اور ہر مر میں ہے  
میرج و مشتری میں ہر شمس و قمر میں ہے  
یا قوت میں ہر فعل میں ہو اور گہ میں ہے  
عبر میں گل میں عود میں مشک اگر میں ہے  
طاقت کہاں یہ طاقت سدرہ کو پر میں ہے

روز ازل سے دل میرا خیر البشر میں ہے  
پر تو نبی کے نور کا برگ و بجر میں ہے  
کچھ کچھ بجلی خاک کف پائے شاہ کی  
روئے جناب سرور عالم کی آب و تاب  
خوشبو و زلف غیرت سنبھل حضور کی  
پہونچنے تھما کے اوج مناقب پہ یار رسول

<p>خاموش کس طرح ہوں امی واعظ حنین مرحبا سید ابرار رسول عربی بڑ گیا ہجر کا آزار رسول عربی بن آور پہ ہوں نار رسول عربی کیا تصرف تھا نبی آپ کا سبحان اللہ روز میثاق سے محتاج ہوں تیرے در کا آخری وقت میں پہولے نہ دلاؤ تھے وقت سایہ مرغ ہما یوں ہما سے بڑھ کر قبر میں حشر میں مشتاق زیارت ہو کر گرد کا دُرخ الونر تو لحد میں ہو جائے آس کو در بار پندائے کیگا نہ کبھی</p>	<p>سوزش نبی کے عشق کی میری جگر میں ہر جزا رحمت غفار رسول عربی اپنے جینے سے ہوں بیزا رسول عربی بہ سبب آپ کے گلزار رسول عربی بولتے تھے درود یوار رسول عربی دیکھتے دولت و دیدار رسول عربی کیسے امت کے تھے غمخوار رسول عربی ہے ترا سایہ دیوار رسول عربی یہ بھی پڑ ہمار ہوں ہر بار رسول عربی لیلۃ القدر شب تار رسول عربی دیکھ لے جو ترا در بار رسول عربی</p>
--	---

بخشنا بیجئے عالم میں نہوگا کوئی  
مثل واعظ کے گنگار رسول عربی

<p>دہولوں بان کو اس سہدان لا الہ سے ہے رابط ہمارا حبیب الہ سے واللیل یاد کرتے ہیں زلف سیامت بلوائیں کاش ہم کو وہ اپنی جناب میں پہونچنے اپنی منزل مقصود پر ضرور قبریں تیار ہی ہیں نہ انہما کو رفتگان</p>	<p>پہر نام لوں نبی کا صداقت کی راہ سے ہم کو کسی امیر سے مطلب نہ شاہ سے والفجر والضحیٰ کو رخ رشک ماہ سے یہ آرزو ہے شاہ فلک بارگاہ سے جو لوگ چل رہے ہیں شریعت کی راہ سے ملتا ہو قافلہ کا پتہ گرد راہ سے</p>
---	---

دنیا کے ربط ضبط سے واعظ کی عرض  
محمود ہوں میں چشم رسالت پناہ سے

<p>نقش ہستی کا دلا جبکہ مٹایا ہم نے دیکھا ہر شکل میں تیرا ہی تماشا بنے</p>	<p>ما سوا حق کے کیونہیں پایا ہم نے شکر کی جا ہے کہ دیو کہ نہیں کھایا ہم نے</p>
--	--



جزر و مد بحر دل زار کا دیکھا ہئے ہو گئے ششدر و حیران کھکیا تھو کیا ہیں	لطف سیریم الفت کا اٹھایا ہم نے نفس اپنے کی تحقیقت کو جو پایا ہم نے
محن اقرب کا اشارہ تھا عیاں او واعظ ہائے افسوس کہ اب تک بھی نہ سمجھا ہم نے	
سیر گلزار مدینہ کرا دو کوئی خاک طیبہ میں میری لاش بادل کوئی کچھ تسلی تو ہو دیدار کا پیسا ہوں میں لن ترانی کی نہیں تاب بجائے سرمہ امتی شافع محشر کے جو کھلاتے ہیں بیخودی حد سے زیادہ ہر دی ہر حالت	بخت خفتہ کو میرے یار و جگاد کوئی میرے مٹی کو ٹھکانے سے لگا دو کوئی چاہ زمزم کا مجھے پانی پلا دو کوئی خاک طیبہ میری آنکھوں میں لگا دو کوئی اونکے دفتر میں امر نام لکھا دو کوئی اسکٹری میرے مسیحا کو بلا دو کوئی
دل شیدا بنی کو ہوسلی حاصل اونکی واعظ مجھے تعریف سنا دوئی	
پیاسے ہیں جام عرفاں والے کسلی ہے کس پر تسری حقیقت ہم آہ کرتے رہیں الہی خدا کی رحمت لگے برسے شیدا ہے تجھ پر تمام عالم شامل ہوں تیرے بیان میں اگر	ساغر پلا دو احسان والے گم ہیں یہاں پر اوسان والے جائیں مدینے سامان والے پیدا ہوئے جب قرآن والے غلام ہیں ایک کنعان والے ہوتے ہیں خرم ایمان والے
واعظ ہے تیرا خاوم دیریں جلوہ دکھائے فیضان والے	
جلوہ دکھاؤ تڑپتے ہیں محبت والے جانتے ہیں کہ ہر ایک شے میں ہر کس کا جلوہ کسی پردہ میں بھی تو چھپ نہیں سکتا ایسا	ہم و مجھ سپہ تصدیق میں وہ صدور والے معرفت والے یقین والے حقیقت والے دیکھ ہی لیتے ہیں کثرت میں بھی حد والے

<p>اپنے قدموں میں بلا بیٹھے شاہ مجھ کو خوش نصیب ایسا نہیں ہیں اہل شرب دیکھ کر شرع کے احکام و اصول سلام</p>	<p>فوق کہتے ہیں ملک پر تیری صحبت واسلے ادنیہ قربان ہو جاتے ہیں جنت واسلے میں مٹا خواں سر و سب مذہب ملت واسلے</p>
<p>شکر کی جا ہے کہ تو اسکا ہے واعظ مباح دیتے آئے ہیں خبر جنگی نبوت واسلے</p>	
<p>چار و بی بطحی کی جو دولت نہیں ملتی دیدار پر انوار پہ جاں دیتے ہیں لاکھوں دیتی ہے گواہی تیری ہر آیت قرآن بیار تپ جگر ہوں امی عیسے دوراں ہوتی نہ رسائی بھی بازار خدا تک ہوتا نہ کبھی خون شفق چرخ بریں پر</p>	<p>رضواں کو کبھی خدمت جنت نہیں ملتی صورت سے کسی کی تیری صورت نہیں ملتی اس سے کوئی مضبوط شہادت نہیں ملتی کیوں اس جگر افکار کو صحت نہیں ملتی گر عشق محمد کی بضاعت نہیں ملتی جو سبط پیغمبر کو شہادت نہیں ملتی</p>
<p>ہوتی نہ کبھی جسے کنگاروں کی بخشش واعظ اگر احمد کی شریعت نہیں ملتی</p>	
<p>شکر صد شکر بنایا ہمیں انساں تو نے زمینت افزائے ملائک کے جبریل امیں کبتہ اللہ کو قبولوں یہ فضیلت بخشی لیلۃ القدس راتوں کی بڑھائی عرت تو نے بسم اللہ سے فرمایا مزین قرآن خلد کو حمد و روق دی زمین کو گل سے آخری دور میں پیدا کیا اپنا محبوب دشمن دیں کے لیے تو نے بنایا دوزخ</p>	<p>امت خیر میں اصل کیا سبحاں تو نے چرخ کو تاروں سے فرمایا درختاں تو نے سب مہینوں میں معزز کیا رخصتاں تو نے جہ سے اور دنوں کو کیا ذی شان تو نے زمینت جملہ کرتب پہچا ہر قرآن تو نے ذات احمد سے کیا مہیوں پہ احساں تو نے پہلے اسکے لیے پیدا کئے سماں تو نے اور فردوس پے صاحب ایماں تو نے</p>
<p>خیر کرتا ہے نصیب یہ سدا یہ واعظ اپنے محبوب کا فرمایا ثنا خواں تو نے</p>	



<p>شب معراج شہا تمکو مبارک ہووے چلکے دیکھو ذرا جنت کے مکانوں کو تم آستپاری سوار میں کٹری ہیں عریں آج وہ تریبہ ملا جو کسی کو نہ ملا</p>	<p>لو بلاتا ہو خدا تم کو مبارک ہووے کیسا ہر ایک سجا تمکو مبارک ہووے تم پہ ایک ایک ہو خدا تمکو مبارک ہووے مرجبا صل علی تم کو مبارک ہووے</p>
<p>در پہ جبریل کھڑے ہو کے ادب و واعظ یہی دیتے تھے صدائے تمکو مبارک ہووے</p>	
<p>شب معراج کا احوال بیان ہوتا ہے بخشواتیکے لئے امت عاصی کے گناہ عرش سے ہوتا ہو حجت کے فرشتہ کا نزل آمد آمد ہے شہنشاہ عرب کا ہر سو</p>	<p>منکشف خلق پہ اسرار نہاں ہوتا ہے آج انلاک پہ محبوب رواں ہوتا ہے ذکر سردار دو عالم کا جاں ہوتا ہے آج آستانہ گلزار جنال ہوتا ہے</p>
<p>دیکھ کر شان محمد کے مراتب واعظ کلمہ صل علی و روزیاں ہوتا ہے</p>	
<p>حماس کی ادا ہونہیں سکتی ہو کسی سے ہوتی ہو جلا قلب کی اثبات و نفی سے باطن میں ہویدا ہے تو ظاہر میں چھپا ہو صفحات سادات پدا وراق نہ میں پر ہے ذکر علی بلبل شیدا کی زبان پر یہ کسکی جبک کسکی ملک کسکی ملک ہے</p>	<p>جن سے نہ ملک ہو نہ ولی سے نبی سے لجائے خدا کر تو گذر جائے خودی سے عالم تعمیر ہے تیر ہی جلوہ گری سے مردوم ہے تعریف خدا خط جلی سے ہر پہول تری ذکر میں ہو طر زخنی سے دیتا ہو پہول جمال اذلی سے</p>
<p>امید معافی ہے ہیں واعظ مہر نادم ہیں بہت دلیں ہم اپنی غلطی سے</p>	
<p>ستم خار سے بلبل جو تجمل نہ کرے لطف تو جب ہو تو سروچمن پر قمری طالب حق کو مناسب ہو کہ دل کو اپنے</p>	<p>اُس کو زیبا ہے کہ پتر تذکرہ گل نہ کرے مثل پروانہ کے جلیانے گل گل نہ کرے محو دنیا کے خیالات میں بالکل نہ کرے</p>

<p>بہرے پیمانہ ولیکن کبھی قتل نہ کرے شیخ نے شیخ جو روشن ہو کر گئے غیر کے سامنے اظہار بھل نہ کرے</p>	<p>پیر بخانہ کا وہ فیض ہو تجھ پر مینا دیکھنا چاہے اگر اپنی حقیقت سالک دل سے اپنے جو حجابات اٹھانا چاہے</p>
<p>متوکل کو خدا رکھنا و اعظاب دوست وہ بھی کیا آدمی ہے جو کہ توکل نہ کرے</p>	
<p>جانگدازے عجبے عہدہ سازی عجبے ترک چھٹے عجبے محرم رازے عجبے داستانے عجبے قصہ درازے عجبے مینا بانی عجبے بندہ نواسے عجبے</p>	<p>کر و تسخیر و لم شعبہ بانے عجبے قتل از تیغ کفر عاشق خود را بہ نمود مہرباں باتو چہ گویم کہ ز بانم قاصر میخورد خون چکر ہر کہ بہ زمش گذرد</p>
<p>حال خود راست بگو برچہ گذرد ذکر و فکرے عجبے ہم گن و تانے عجبے</p>	
<p>کبھی جی بہر کے کچھوں میں شہید رضایتی خدا کو بہائی او شاہ خواہاں ہر ذاتی عجب ہر ابتدا تیری عجب ہر انتہا تیری تیرا ہر ہوکب کوئی فنا تیری بقا تیری پیہر راہ دیکھیں گے حبیب کبریا تیری وہی ہے مرضی رب جہان ہر ضایتی</p>	<p>زیارت کی تمنا ہے حبیب کبریا تیری اشائے پرہ و خورشید تیرے کام کرتے ہیں خدا کار از مخفی ہے تیری ذات مقدس ہیں حیات جاودانی کی عطا اللہ نے تم کو کہو گا ہے نظر چشم شفاعت ہو قیامت میں ضرور اللہ بخشگا گناہ گاران امت کو</p>
<p>تو جب آپ فرمائیں اگر واعظ کی حالت پر اٹھے پڑتا ہوا محشر میں تو صدف ثنا تیری</p>	
<p>بے مدینہ کے ہے چین طبیعت میری آپ بلوائیں کہاں ایسی قسمت میری کاشکے ہوتی مدینہ میں سکونت میری محشر میں آپ کرائیں گے شفاعت میری</p>	<p>یابنی آپ کو معلوم ہے حالت میری سب مدیہ کو چلے جاتے ہیں صاحبی تین کرتا جی بہر کے زیارت در اقدس کی دمام میں غلام در اقدس ہوں تمنا ہی مجھے</p>



<p>مجھ کو طجائیگی والتدحیات جاوید خواب میں بھی در عالی پہ میں حاضر نہوا نار و نوح سے بچانا مجھے روز محشر آرزو کچھ بھی نہیں مجھ کو سوائے دیدار</p>	<p>گر مدینہ میں خدایا بنے تربت میری رنگی باقی فقط دل میں حسرت میری آپ کے ہاتھ میں عزت و حرمت میری آپ کے صدف سے میراثِ جنت میری</p>
<p>گر شفاعت نہ کریں شاہِ عربی و اعظ کچھ بھی یہ کام نہ آئی عبادت میری</p>	
<p>لو خبر جلد یابنی دل کی آپ کو دیکھ کر ہوا بخیر و کچھ کیا دل میں نقشہ آمد آستانہ پہ جا کے انہیں لوں کچھ دوئی کا نہیں خن خاشاک</p>	<p>بڑھ گئی حد سے بگیل دل کی دل کی ہر دل میں بگیل دل کی بگیل شکل احمدی دل کی ہے یہ امید یابنی دل کی سوج پر آج ہے ندی دل کی</p>
<p>لطف فرمائیں آپ واعظ پر دور ہوں عاتقین ہی دل کی</p>	
<p>چشم حق ہیں سے شہاد دیکھا تجھے گہ ازیں پر گاہ بام عرش پر گر شہر بیت کا نہ ہو پاس ادب کرتے ہیں قدسی طواف بارگاہ عالم علوی و سفلی میں ہشام دور عالم کا ہوا بچہ ہشام</p>	<p>سر بسر نور خدا دیکھا تجھے ہر جگہ رونق فرا دیکھا تجھے بر ملا کندوں کہ کیا دیکھا تجھے مرجع ہر دوسرا دیکھا تجھے جا بجا نور خدا دیکھا تجھے ابتدا و انتہا دیکھا تجھے</p>
<p>عرش سے واعظ اترائے ملک جس جگہ رحمت سرا دیکھا تجھے</p>	
<p>سہارا دی سیاہ کار اُس چراغِ انجمن کالے خدا جانے مرا کیا حال ہو گا دق قیامت کے</p>	<p>سفید ہو جائے تم میں اعجاز جیکے بدن کالے ہوئے اعمال نے میری یا شاہِ زمین کالے</p>

<p>لگا پانی وضو کا جبکہ چہرے پر قیامتیں خیال لے احمد اسقدر ہو کہ میں جانوں</p>	<p>انہیں ہو دینگے منہ انکے فضل و المیزان کا نظر آئے لیکن گشت میں پیدل چین کا</p>
<p>یہ کاری میری حرفوں سے واعظ ہو گئی ظاہر معافی نے میرے بے میں غم سے سیر ہو گئے</p>	
<p>باعث فخر ہے اسے شاہ غلامی تیری کیوں نہ ادب بجالائیں فرشتے ہر دم جبکہ پڑتا ہی خدا نام محمد پر درود دراقد حق جو پہنچے نہ پہرے وہ مایوس</p>	<p>زینت عرش ہے نعلین گرامی تیری موجب رحمت عالم ہے سلامی تیری کیوں نہ نہ نعت پڑیں ترکی و شامی تیری خلق میں جو دو کرامات ہے نامی تیری</p>
<p>جب سے مداح محمد کا ہوا اسے واعظ گر گئی دل میں اثر حسن کلامی تیری</p>	
<p>میں قرباں تیرے قرب حق پانیوالے نہ اتنی کبھی عقل میں ذات خالق نہ ہے تشنگی قیامت سے دہشت مرے مقصد دل میں الجھن پڑی ہو کہاں جائیں روئے ہیں تیری ہی درپر چلے جا رہے ہیں مدینہ کے شیدا</p>	<p>گنہگار امت کے بخشا نیوالے ہو واللہ کیا خوب سمجھا نیوالے ہو تم آب کو شر کے پلوا نیوالے تمہیں تو ہوا جہلن کے سلیمان نیوالے دل غمزدہ کے ہو ہلانا نیوالے بلاؤ ہمیں بھی تو پلوا نیوالے</p>
<p>مڑ پتا ہے دیدار کو تیرے واعظ دکھا دورہ حق کے دکھانا نیوالے</p>	
<p>پڑ ہو درود کہ ذکر رسول ہوتا ہے وہا کا وقت ہوا عاصیو درود پڑ ہو گنہگارے جوش محبت جس کی کا دل اُسکو ہوتا ہی چاہل تقرب باری برائے تاب قیامت نبی کا ایوا عظم</p>	<p>فلک سے رحمت حق کا نزول ہوتا ہے کہ دعائے دلی اب حصول ہوتا ہے وہ آکے ذکر نبی میں شمول ہوتا ہے جو بارگاہ نبی میں قبول ہوتا ہے ہے سر پہ سایہ عبث کیوں ملتا ہوتا ہے</p>



کس کلاک سے تعریف ہو تحریر تمہاری اولہما گئی دل زلف گر گیر تمہاری تم خسرو خواباں ہوا کہ خدا نے معراج سے جب آئے تو بستر بھی ملا گرم یسین سے عقدہ کھلا دندان کی صفت کا آنکھوں سے لگاؤں کبھی لمبائے جو مجھ کو	نبیوں پہ بھی واجب ہوئی توقیر تمہاری اور دل میں اثر کر گئی تقریر تمہاری کتنی ہی یہ قدرت سے ہے تصویر تمہاری ادب لپٹی تھی دروازہ کی زنجیر تمہاری اور سورہ طہ میں ہے تقریر تمہاری خاک قدم پاک ہے اسیر تمہاری
--	---

امت میں محمد کے کیا ہی تمہیں پیدا  
واعظمیٰ جہاں میں بڑی تقدیر تمہاری

کیا ہمیشہ کو کوئی آیا ہے جیسے کیلئے حق نے شرب کو کیا طیبہ تیرے دم کو بنی فضل و رحمت کی طرف لاتا ہوا بندہ کو خدا زلف سے ولیل ہے مقصود رخسار و انوار ہے ردا اگر آستان بوسی کریں اس کی ملک وہ فرشتوں پر شرف لجا ایک بے شبہ شک	کوئی برسوں کے لیے کوئی مہینے کیلئے واسطے تیرے مدینہ تو مدینے کیلئے کرنا ہے مجبور شیطان بغض کینے کیلئے اور الم نشرح ہے موزوں تیرے سینے کیلئے جنے ہوئے یا نبی تیرے بگینے کیلئے ڈھنگ جنے یا نبی تیرے قرینے کیلئے
---	--

بعد مر نیلے خدا و ندا طیفیل مصطفیٰ  
ہو کشادہ قبر اس واعظ کینے کیلئے

احمد پاک ہیں پیغمبر ذی شاں کیسے چلی آتی ہے کہیں جانب طیبہ سو نسیم سرو کے سایہ ہے اور جسم نبی بے سایہ تیرے دیوانہ کے دل میں تو ہے شیر کاغیاں فلسفی غور کریں جسم مہر پہ تیرے خال رخ بنگے حوروں کو سدا ہی مالک ابتدا میں جو پیغمبر کے شان سے دروں	نور آن کے کھلے ہیں چمنستاں کیسے کیلے پڑتے ہیں میرے زخم نائن کیسے قد موزوں کو کہوں سرو خراماں کیسے پہر پندائے او سے سیر گلستاں کیسے ایک جامع ہوئے واجب امکان کیسے حلق نبوی کے ہوئے پھر وہ ناسوا کیسے
--	--

جا بجا ہند میں کہلاتا ہوں مداح سول	میرا مقبول جہان میں نہو دیوال کیسے
کیا ڈرائے ہو تیس نامہ سحر سے واعظ ہیں وہ محبوب خدا شافع عصیاں کیسے	
نزول رحمت ذات جناب لائزالی ہو محمد طہر شان جلالی ہو جلالی ہے جسے دیکھا محبت میں تمہاری لاابالی ہے پیشہ ہوا سپہ درو اور آل دراصحاب پرانگی	محبو محفل ہمایا حضرت ہومیوالی ہے خدا نے اونکی صوٹ نور کے سایہ پرانی ہو وہ شرفی ہے کہ غریب و جنتی پاشالی ہے جو محبوب خدا ہو است عاصی کا دالی ہے
ہو عمر مستعار آخر نبی کی نعت میں اعظ نجات آخر وی کی بنے یہ صوٹ نکالی ہو	
باد صبا آئی ہو مدینہ کی گلی سے جاتا ہو تیرے ہجر میں شیدا تراجمی سے و کہلا میں جمال اپنا مجھے خواب میں آکر بیجا ہی رہ و مہرے تشبیہ رخ پاک الفت ہو محبت ہو عشق ہے و لا ہے لب پر ہے سدا ذکر تو دلیں ہو تصور	گل پہوئے سمانے نہیں جام میں ہنسی سے کہدو کوئی جا کر یہ رسول مدنی سے کیا دور ہو یہ بات رسو سربنی سے نسبت قدرا مایہ کو کیا سروسی سے صدیق سے فاروقی ہو عثمان ہو علی سے اسد و جمعیت ہو مجھے ال بی سے
تیار ہوں چلنے کیلئے ملک عدم کو دل اٹھ گیا واعظ میرا دنیا رونی سے	
مہر جہا شرح قرآن مبارک ہو ہے آج دیتے ہیں فرشتے بھی مبارکبادی مردوزن خور و کلاں خرم و شاداں ہیں سب اس نہ ہتر تو خوشی کوئی بھی نیامس نہیں جملہ احباب و عزیزان و قرابت واسے دل سے آواز یہ آئی ہو شادوی و سرور	جہذا اعلیٰ ذی شان مبارک ہو ہے ہر محلہ میں یہ اعلان مبارک ہو ہے یہ خوشی کا سر و سامان مبارک ہو ہے چڑھ لیا حسنہ کہ قرآن مبارک ہو ہے اور سب کہتے ہیں یہ ماں مبارک ہو ہے آج بھلے برسے ارمان چارک ہو ہے



<p>حفظ کرنا سے قرآن مبارک ہووے ایسے فرماتا ہے سبحان مبارک ہووے بلکہ ہر ایک مسلمان مبارک ہووے اور منور ہووے و جان مبارک ہووے جو پڑھتے شوق سے قرآن مبارک ہووے میں پیغمبر کا فرمان مبارک ہووے کب ملک کو ہے یہ امکان مبارک ہووے جسگہ میری پڑتا ہو انسان مبارک ہووے موجب رحمت و عفو ان مبارک ہووے ختم قرآن کا یہ فیضان مبارک ہووے</p>	<p>پڑھنے والے کی کرے عمر میں خالق برکت جس کو قرآن دیا اس کو کمی ہے پھر کیا تہنیت کیلئے آئیں ہیں تقدیر و حیں سر عبادات کا قرآن کی تلاوت ہے ضرور بدلے ہر حرف کے دس نیکیاں لکھتے ہیں ملک تم میں اچھا ہو وہ جو یکہی سکھاؤ قرآن پڑھنا قرآن کا ہے اللہ سے باتیں کرتا سے قرآن کے ہوتے ہیں فرشتے شائق قبر میں مونس غمخوار قیامت کے دن جو دعا مانگو گے اس وقت وہ ہوگی مقبول</p>
--	--

یوے آئین ملک کے دعاے دعاے  
بلکہ ہر صاحب ایمان مبارک ہووے

### مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

<p>تیرے فضل بخشش کا ہوں مستحق مگر فضل کی تیرے رکھتا ہوں اس طفیل حسین حسن اور بتول و عابے یہ تجھ سے سب و محبوب جگہ عرش کے زیر سایہ تجھے مگاہ کرم مجھ پر رکھیں مدام میں خوشدو سے ان کے معطر ہوں دہالبیس کا مجھ پر قبضہ چلے تو رکھ مجھ کو دنیا میں ایمان سے</p>	<p>بیشمار ہوں اپنے گناہوں سے حق عمل کوئی اچھا نہیں میری پاس مجھے اپنے بندوں میں کرے مقبول زیارت نبی کی ہمیں ہو نصیب وے اپنی عنایت سے اور فضل سے الہی میرے پیغمبر شد تمام سدا ان کے قدموں سے ہمیں ملوں کہلا فیض کا درمیشہ رہے الہی مجھ کو شیطان سے</p>
--	---

مرے قلب کو شرک سے پاک کر  
 دم جاگنی ہوئے کلمہ نصیب  
 ہو یارب مرا خاتمہ خیر سے  
 نہوئے مجھے قبر میں کچھ عذاب  
 بچا مجھ کو اسدن حمید و مجید  
 گذر جاؤں پل پر سے میں برقی وا  
 تیرا مجھ کو دیدار ہوئے حصول  
 قیامت کے میدان میں یا خدا  
 خدا یا تو اپنی عنایات سے  
 رہیں خوش جہاں میں میرے والدین  
 تو خوش رکھ خدا میرے احباب کو  
 الہی میں بندہ محمد رفیق  
 مکال ایسے دریا سے مولا مرے  
 فرشتے بھی اسوقت آئیں کہیں

تو نور او میں اپنی محبت کا بہر  
 دعا ہے یہ تجھ سے سميع و مجیب  
 سنور جائیں سب کام بگڑے مرے  
 سنور جائے میرا حساب و کتاب  
 جہنم مکے جبکہ ہل من مزید  
 نہوں اہل محشر کی نظروں میں خوار  
 و زل بعد جنت میں ہوئے دخول  
 زباں سے کروں تیری حمد و ثنا  
 بچا ہم کو دنیا کے آفات سے  
 ترافضل والطف ہو جانہیں  
 مرے اقربا اور ہیں خویش جو  
 سراپا ہوں بکرگنہ میں عریق  
 تو اپنی عنایت سے اور فضل سے  
 کروں جب دعا تیری درگاہ میں

تہام ش



# مثنوی لائل نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>ہے کام زبان کا یاد نگاری کب اُس سے ہر ایک شئی جدا ہو جن نے ملک سے نہ آدمی سو حاصل کرے برکتیں باں کچھ اور نوکر سے دل کو شاد رکھے زیوہ ہوں عروس مثنوی کے بہیج اُن پہ خدا و رجب دائم ہو در و درب اکبر رحمت ہو خدا کی اُن پہ نازل</p>	<p>ہر عضو ہے زیر حکم باری ہر شئی میں تجلی خدا ہے حمد اُس کی ادا نہ کسی سے لیکن ہو تبرکات بیاں کچھ ہر بات میں اُس کو یاد رکھے اوصاف جمال احمدی کے سچاقتہ انبیا محمد اور آل صحابہ نبی پر اور جو ہیں امام شیعہ کامل</p>
--	--

## مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بمقترب مثنوی بندہ

<p>برکت سے میرے بیان کو یارب ہو دین کی جس سے خیر خواہی ہو چوب قلم بھی جس سے گویا مشتاق ہو جب کا گوش ہر گل</p>	<p>وے نطق میری زبان کو یارب گویائی عطا وہ کر الہی وہ نہیں ہے زبان کو مولا خامہ ہو وہ ہر صغیر بلیلی</p>
---	--

<p>جاری ہو فیض سلسلہ کا تلوار کا کام لوں زباں سے کینچوں میں وہ مغیوں کی صورت ہر دائرہ آفتاب بجائے ہر ایک سطر ہو رشک شہنشاہ توفیق تیری اگر ہوشاں مل سے مد نظر مجھے ہدایت یہ شبنوی اب قبول ہو جائے رحمت سے تیرے بعد کیا ہے قطرے کو تو بناؤ گئے سمندر کیا میں ہوں کلام کیا ہے میرا اس پر تو اگر نگاہ فرمائے</p>	<p>و م بند ہوا اہل فلسفہ کا الحاد کو سیٹ دوں جہاں سے مانی کو بھی جس سے آخر حیرت نقطہ کا ستارہ اوج پر تھے او صفحہ جواب بخشہ مشکل یہ بات نہیں ہے کچھ بھی مشکل اور دین متین کی حمایت محنت یہ مہری وصول ہو جائے مالک تو تمام خلق کا ہے فرہ کو بناؤ مہر انور پر تیرے کرم کا ہے بہر دوا رحمت سے تیری فروغ پا جائے</p>
--	---

### تمہید باتہ دید

<p>آثار نبوت آپ کے سب انصاف پسند جو کوئی ہے جو اہل کتاب تھ خوش آئیں آثار نبی کو دیکھ کر کے جو حاسد و بد نصیب تھے شوم شہوات میں ہو گئے گرفتار ہیں اہل کتاب اب بھی ایسے تکذیب میں دین کے اموار لیتے ہیں وہ کام فلسفہ سے</p>	<p>ثابت ہیں عقل و عقل سے اب حق ماننا ہے وہ اپنے جی سے دانشور و حق پسند و حق میں ایمان وہ لائے صدق دل سے وہ رہ گئے دین حق سے محروم دور رخ کے ہوئے وہ خود منور بد خواہ بنتے ہیں اہل دین کے چپا ہیں ہیں سامے اور اخبار شک ڈالتے ہیں طرح طرح کے</p>
---	---

دیدیتے ہیں مکر سے وہ دھوکا  
 پس ہو گئے نیچری بہت لوگ  
 شک لائے عقیدہ یقین میں  
 دنیا کرے دین پر مقدم  
 اسلام کی مداخلت ہے  
 وقعت نہیں آنکھوں میں کی  
 بے علمی کا یہ سبب ہے سارا  
 گردین سے ہوتے وہ خبردار  
 بندے ہیں اپنی خواہشوں کے  
 لازم ہیں اہل دین کو اسے یار  
 جانیں وہ محمدی شہمائل  
 اور خاص کر اس زمانہ میں یار  
 ہو خلق محمدی سے آگاہ  
 جو ان کے سیر سے بخبر ہے  
 جو عقلی و نقلی ہیں و ملیں  
 تا اون سے فزوں ہو نورایاں  
 لکھتا ہوں سنو یہ دل لگا کر  
 جب حمل میں آئے باکرامت  
 نظر گئے نشاں پیمبری کے  
 تھی کفر کی جس سے بس تقارت  
 مملو ہیں کتاب اس بیاں سے  
 محبوب خدا نے بعد بعثت  
 حالانکہ نہ ان کے پاس تھا مال

ان لوگوں کو سادہ دل و جنجکا  
 پیچھے یہ انہوں کے پڑ گیا روگ  
 کرنے لگے قیل و قال دین میں  
 ہیں ان کے خلاف شرع ہدم  
 یہ کام تمام معصیت ہے  
 ہے اٹلی یہ کیفیت یقین کی  
 سب پر ہے یہ حال آشکارا  
 کیوں ان یہ خدا کی پڑتی ٹھکار  
 برگشتہ خیال ہیں انہوں نے  
 ہوشیار رہیں ان سے ہوشیار  
 اوصاف نبی کے اور خصائل  
 گرتھ کو ہے حفظ دین و رکار  
 دیکھو انکا سیر بھی گاہ بیگا ہ  
 پس اسکے ہی حق میں یہ خطر ہے  
 سوا چھی طرح سے یاد کر لیں  
 اور دشمن دین کا رد ہو ہر آن  
 آثار نبوت پمیسر  
 اور مکہ میں جب ہوئے ولادت  
 اعجاز دکھائے ایسے ایسے  
 تھی دین متین کی بشارت  
 کیونکر ہو بیان میری زباں سے  
 کفار یہ پانی فتح و نصرت  
 شاہی بھی نہ ملکا و نہ تھا ل



گر دیدہ ہو اُس سے تاکہ عالم  
شاہوں سے نہ تھا کوئی مدد کا  
ہونی تھی بتوں کی ساری پوجا  
تھی حد سے زیادہ جاہلیت  
تھا اُن میں تعصب اور تفاخر  
خوں ریزی شعار ہو گیا تھا  
اُن کو نہ ملاستوں کا تھا ڈر  
وہ امر و نہی سے بیخبر تھے  
و کلماتی رسول کبریا نے  
کی دین خدا کی کیسی دعوت  
جس نے کہ کیا قبول اسلام  
کفار سے آپ نے کیا جنگ  
مقصود نہیں تھی بادشاہی  
شاہی جو نبی کو ہوتی مقصود  
کیوں چوڑے ناز اور نعمت  
دعوت تھی وہ کفر توڑنے کی  
فرماتے کہ خدا کی طاعت  
دل سے ہوئے اُس نبی کو منتقا  
تھی آپ سے اس قدر محبت  
نصرت میں ہر ایک طرح تھی تیار  
سینوں کو سپر بنا دیا تھا  
کیا کیا نہ انہوں نے سچ اٹھایا  
یہ بھی تو نہیں تھا اُن کا مطلب

لوگ اُس کے سبب ہی ہوں فراہم  
لشکر تھا نہ فوج اور نہ ہتیار  
اس بات پر متفق عرب تھا  
ما قص بھی تمام اُن کی عادت  
اور متفق و مخور اور مجبور  
تھا کفر پر اتفاق سب کا  
تھا خوف خدا نہ اُن کے دل پر  
نا اہل تھے اور بد گھر تھے  
اُن کو رہ راست کس طرح سے  
حضرت کی قبول کی شریعت  
مومن ہوا وہ مبارک انجام  
اور اُس سے ہوئے کبھی دل تنگ  
اُن کو تو یہ نہ تھی فقیہی  
اسباب بھی اُسکے ہوتے موجود  
فاقہ کی طرف نہ کرتے رغبت  
و نیائے دنی کے چھوڑنے کی  
اصحاب بائیمہ مصیبت  
اکہیں وہ متفق تھے دل شاد  
اولا بھی چھوڑی اور دولت  
جان دیتے تھے آپ پر سب یار  
تیروں سے مقابلہ تھا اُن کا  
اسلام پہ اپنا سر کٹایا  
پاینگے وہ مال اور مرگب

پہلے بھی نہ اُن کو کچھ دیا تھا  
 دنیا کی ملی نہ اُن کو عزت  
 ہاں بلکہ ہینہ شاہ کو نہیں  
 اُن میں جو کوئی تو نگر ہوتا  
 چھوٹوں کو بڑوں کو سب کو سرور  
 عاقل کرے غور اور تامل  
 انجام نہ پاسکیں کسی سے  
 حضرت کی بیٹی ویسیری  
 اللہ تھا آپ کی مدد پر  
 بیشک تھا فیض آسمانی  
 عادت نہیں بلکہ خرق عادت  
 طاقت سے بشر کے تھا یہ باہر  
 نبیوں کو دلائل نبوت  
 اعجاز کی وجہ سے ہے اکثر  
 سب اہل کتاب آشکارا  
 اعجاز نبی و خرق عادت  
 حضرت سے ہائے اسطرچ سے  
 لازم ہے یقین سب پہ لاویں  
 اللہ نے پہلے انبیاء کو  
 اعجاز کسی کو تین یا چار  
 سات آٹھ ملے کسی نبی کو  
 حضرت کو ہارے کبریا نے  
 ہر جنس میں بلکہ دو جہاں میں

خیر نام خدا کے پاس کیا تھا  
 بخشی نہ انہیں کوئی ریاست  
 کرتے تھے نصرت انہیں مابین  
 دولت کو ٹاٹا فقر لیتا  
 انصاف دے رکھتے تھے برابر  
 پہر سمجھے کہ ایسے کام بالکل  
 بن آئیں نہ فکر آدمی سے  
 تنہا فی ضعیفی و فقیری  
 تھا آپ کا کام سب سے بڑا  
 اور امر الہی کی نشانی  
 اعجاز نبی سے فی الحقیقت  
 اللہ نے فتح کی میسر  
 اعجاز ہوئی برائے حجت  
 ایمان لے آئے تھے نبی پر  
 یعنی کہ یہود اور نصاری  
 لاتے ہیں دلائل نبوت  
 ظاہر ہوئے معجزات کتنے  
 ہاتھ اپنا شکوک سے اٹھاویں  
 اعجاز دے تھے ایک یا دو  
 چھ ملے تھے کسی کو پانچ چھ پار  
 موسیٰ کو ملے تھے معجزے نو  
 اعجاز بہت عطا کئے تھے  
 ظاہر تھے زمین آسمان میں

<p>حضرت کے یہ معجزات دیکھیں ایمان حبیب حق پہ لاویں تہاؤں سے سمجھ لے مر و عاقل سُن لیجئے پہلے نوع اول</p>	<p>گراہل کتاب آنکھ کو لیں دور رخ سے اگر نجات چاہیں بکلمہ عقلیہ پیش ہیں دلائل ہیں نوع اوہوں کے چہ مکمل</p>
<p>نوع اول</p>	
<p>اور اہل خبر و دیہات سمجھیں دنیا میں نہ تھی بجز جہالت گو یا کہ چراغ دین کا تھا وہ لوگ تھے جاہلوں کے جاہل چوری میں دغا میں تھے وہ بدنام ایسی ہی مصیبتوں میں گزری اور آتی نہ تھی شہ کوئی موزوں او سے پڑھ نہ سکتے اکثر عالم بھی کوئی نہیں تھا ایسا پہلوں کے ہوں یا وجہ اخبار عالم کی کبھی نہ پائی صحبت پڑ بکر کے وہ کرتے قال اور قیل لاکھوں میں کوئی جانتا تھا کس طرح سے کرتے سرور دین موجود تھے ان دنوں کئی جا پہرانی کتب سے مات کھاتے پس ہو گئے فاضلوں کے فاضل</p>	<p>حضرت کا وجود پاک و ہمیں چھائی تھی جہاں پر ضلالت حضرت کا وجود پاک کیا تھا تھے جن میں سے وہ بنی کارل ان لوگوں کو علم سے تھا کیا م چالیں برس کی عمر عالی پڑھ سکتے تھے کتاب کوئی لاتے کوئی شعر گزریاں پر آپ ایسی جگہ ہوئے تھے پیدا ایام گذشتہ سے خبر دار اور دوسرے شہر میں بھی حضرت توریت بھی جس سے اور انجیل علم ان کا جہاں سے اٹھ گیا تھا توریت کے پہر بیاں مضامین علمائے یہود اور نصاریٰ حیرت میں قرآن وہ سن کے آتے بے سیکھے ہوا یہ علم حاصل</p>



<p>اکثر تھے عرب کے لوگ جاہل حضرت کی انہوں نے پائی صحبت وہ علم و عمل ہوا میسر پستی سے وہ پائی سر بلندی حاصل ہوئے قطبیت کو و تہ حاصل ہوئی انکو بے ریاضیت سب ولیوں سے مرتبہ ہے اعلا چو حکم حضور ان کو دیتے واقع کے وہ ہوتا تھا مطابق ہو جبکہ عقل کی رسانی سکھائی رسول نے شریعت توحید سکھائی اور عبادت اور طرہ معاشرت بتایا شامل نہیں اس میں مشہوت دنیا کا نہ ان کو تھا مجمل برہان یہ ہے پیغمبری کی</p>	<p>وہ شرک میں کفر میں تھے ماہل صحبت سہلی وہ ان کو دولت درجات انہوں نے پائے بہتر بخشی او نہیں حق نے ارجمندی ابدال کے اور غوثیت کے درجات ولایت و حقیقت حضرت کی نقطہ صحابیت کا فوراً او سے جان و دل سے کرتے اور عقل کے نقل کے موافق سمجھے وہ ہدایت الہی اور لوگوں کو اس طرف کی دعوت اخلاق و ادب سخا و ہمت اور علم معاویہ بھی سکھایا تن پروری کی نہیں تھی عادت تھا کار سخاوت و تبذل حجت ہے نبوت نبی کی</p>
---	--

### نوع دوم

<p>اب نوع دوم کا یہ بیان ہے حضرت نے کبھی نہ قبل بعثت اور ایسے مسائل اور اخبار دعویٰ نہ کبھی پیغمبری کا مذکور بھی جو اس کا آتا</p>	<p>خوشنید کی طرح سے عیاں ہے ظاہر کی پیغمبری کی حجت لائے تھے زبان پر نہ نہار حضرت کی کبھی زبان پر آیا تھا خصم کو موقع دم زدن کا</p>
---	--

اب دعویٰ کیا یہ آشکارا

اس فکر میں وقت سب گزارا

### نوع سوم

واقف ہوا اگر تم اپنے دس کے  
حضرت نے سہی بہت بلائیں  
دشمن ہوا عین اور گیارہ  
حضرت نے نہ اس طرف نظر کی  
کفار نے کی بہت ملامت  
تھے ایک طرف وہ شاہ دولل  
غالب ہوئے آخر ان بہوں پر  
ایمان لے آئے جن وانساں  
ہو سکتا تھا کس بشر سے یہ کام  
ایک ہو گئی خلق زیر فرماں  
پس ہو گیا سب جہاں میں برپا  
دنیا کی تمام آئی دولت  
عادت میں تھی آپ کے فقیری  
سب عمر رہی تھی ایک حالت  
چھوڑی نہ شیطاں کریمی  
اور حلم وہی وہی تحمل  
سب آخری وقت تک تھو جاری  
ملفوظ بہت تھی خاطر ان کی  
پہنچا یا نہ دشمنوں کو آزار  
کفار سے رنج اور بلا میں

اب نوع سوم سنو یقین سے  
تبلیغ رسالت خدا میں  
دریئے ہو آپ کے زمانہ  
وی آپ کو طمع مال و زر کی  
حضرت نے بہت اٹھائی محنت  
کافر تھے ہزاروں دشمن جاں  
اند تھا ان کا یار و یاور  
اور شرقی سے تا مغرب از جہاں  
پھیلا دیا سب جہاں میں اسلام  
شاہان زمانہ لائے ایمان  
حضرت کی پیروی کا جنٹا  
حضرت کی بڑی وہ شان شوکت  
دولت پہ نظر بھی نہیں کی  
بدلی نہیں اپنی پہلی عادت  
توڑے نہ مراستہ قیدی  
اور صبر وہی وہی تو کل  
اور زہد و تواضع و فقیری  
فقرائے محبت آپ کو سمجھی  
جب پایا نبی نے غلبہ اسیار  
کیا کیا نہ اٹھائیں یقین جفا میں

<p>بدلا بھی نہیں لیا کسی سے جو لوگ تھے رہروان انصاف وہ علم و یقیں سے جان لینے جن کو کہ خدا نے عقل دی ہو اوصاف حمیدہ شاہ دس کے بے شبہ ہیں معجزات عقلی شاہوں سے کہیں ہوتے ہیں کلام یہ کام نہیں ہیں سروری کے</p>	<p>حضرت نے قصور انکو بخشے اول لوگوں کے سینہ ہو گئے صاف اعجاز نبی کو ہر مان لے گئیں تصدیق کرینگے سچے دل سے اطوار شفیع مذنبین کے برہان ہمیری عالی مقصود ہے ان کو عیش و آرام یہ کام ہیں سب ہمیری کے</p>
<p>نوع چہارم</p>	
<p>چہارم یہ دلیل باسعادت ثابت کتب سماویہ سے انجیل و کما فی اور تورات علمائے یہود اور نصاریٰ و دشمن ہوئے مصطفیٰ کے کفار حضرت کے وسیع تھے دلائل</p>	<p>کی اپنے رسول نے رسالت الزام مخفی نہیں پہلائے ثابت کی قرآن سے ہر ایک بات جب سنے لگے یہ آشکارا جھٹلانہ سکے مگر وہ زہار تا یہ خدا تھی اس میں شامل</p>
<p>نوع پنجم</p>	
<p>پنجم یہ دلیل قاطعہ ہے حضرت کی دعا قبول ہوتی القصہ رسول کی دعائیں</p>	<p>ملتا تھا جو مانگتے تھے حق سے محبت ہے یہی ہمیری کی سب عقلیہ معجزات میں ہیں</p>
<p>نوع ششم</p>	
<p>اب نوع ششم کا یہ بیان ہو</p>	<p>السام الی سے نبی نے</p>



بے شبہ سنائیں غیب کی بات  
 اصحابِ رقیم و کف کا حال  
 ظاہر کیا قصہ کس قدر  
 نقمان حکیم کے بھی قصے  
 قصے وہ سناؤ جب تحقیق  
 اور یہ بھی خبر قرآن سے وحی  
 مکہ کی بھی فتح کی بشارت  
 اور یہ بھی کہ کس غلبہ دین کا  
 یہ باتیں تمام پائیں انہماک  
 ان خبروں کی انتہا نہیں ہو  
 ہوگی جسے کچھ سمجھ نہیں  
 بے شبہ و گمان رسول حق ہیں  
 دے سب کو خدا تو نیک تو فنیق  
 شیطان نے بہلا دی راہ سیدہی  
 توحید کے راستہ کو بہوئے

نبیوں کے گزشتہ ساری حالات  
 اور اس کے سوا بہت کچھ مثال  
 حیران ہوئے لوگ اُسکو شک  
 لوگوں کو رسول نے سناے  
 کی اہل کتاب نے بھی تصدیق  
 آئندہ کو فتح روم ہوگی  
 حضرت سے سنائی پڑھلا آیت  
 ادیان و ملل پر سارے ہوگا  
 جہوئی ٹھنیں کوئی بات نہ ہمار  
 شک ہو جسے وہ سیر کو دیکھے  
 تصدیق کریگا وہ براہِ بر  
 کثافت و قافق اذق ہیں  
 بتلا دے کرم سے راہ تحقیق  
 اور نفس نے بھی وہ سرکشی کی  
 الفت بھی گئی تری دلوں سے

## قطعات متعلقہ دیوان واعظ

قطعه تاریخ از نتیجہ فکر منتخب شعرا زمان جناب معلی القاب سید  
غوث محمد خان صاحب تخلص غوث آذریری مجسٹریٹ ریاست  
بہر تنویر میں دہلی دام اقبالہ

چھپا دیوان بہ مرح شاہ کونین ندا آئی فلک سے بہر تاریخ	کہ جبکہ دیکھنے کو دل ہے پیچیدہ یہ کہدو غوث - ہا غ قلاب تو سین ۱۳۳۲ھ
---	---

ایضاً قطعه از جناب موصو	
دیوان چھپا ہے آج بحسن کمال خاص تاریخ کیلئے جو کیا غوث ہنہ غور	ظاہر ہے جس سے شان جمال جلال خاص آئی نہایہ غیب سے کہدو خیال خاص ۱۳۳۲ھ

قطعه تاریخ از نتیجہ اوکار منشی بدائع نگار شرافت پناہ جناب نشی  
فضل اللہ صاحب فضل شاہ جہاں پوری کاپی نویس مطبع  
افضل المطابع دہلی۔

مقام خلق کردہ عطر آگین بگفتم فضل این تاریخ طبعش	بہار گلشن دیوان واعظ فریکدانہ دیوان واعظ ۱۳۳۲ھ
--	--

قطعه تاریخ دیوان از مصنف سلمہ	
طبع شد اندر زمان دیوان گفت تاریخ ہاتھی واعظ	دافع کربت و بلا و شین گلشن نعت قبلہ دارین ۱۳۳۲ھ

قطعه تارنخ از منشی عطار و رقم برضیا قلم مورد انوار سبحانی  
مصدر فیوض رحمانی جناب منشی سید محمد شفیع الدین  
صاحب نقشبندی مجدد کمالک مطبع الفضل المطابع دہلی

جو کہ ہے دل پسند خاص علم  
کدے یہ ہے بہار باغ کلام  
۳۲ ۳۳

میرے شفق نے وہ کہا دیواں  
اسکی تاریخ اسے شفیع الدین

قصیدہ بہ تہنیت جلسہ سالانہ مدرسہ اسلامیہ  
منظر الاسلام ادا م اللہ الی یوم القیام  
واقعہ فراشنا تہیکہ محل دہلی منعقدہ  
۱۲ مئی ۱۹۱۷ء

پہر اپنی جان و صفال پتریان کرتے ہیں  
ہم اسکے مقصودوں کا اسجگہ اعلیٰ کرتے ہیں  
ترقی کی دعا اسکے لیے ہر آن کرتے ہیں  
کبھی درجہ میں ازبر دین کے ارکان کرتے ہیں  
کسی رجب میں حظیاد و سب قرآن کرتے ہیں  
سحر قلب کو افعال خوش الحان کرتے ہیں  
اور انگیزی کی جانب خلق کامیلان کرتے ہیں

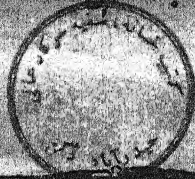
خدا کی حمد و ثناء ادا کرتے ہیں  
یہ ہر سالانہ جلسہ مدتوں سے بھی خبر جس کی  
عجب یہ مدرسہ ہر دین و دنیا اس میں حاصل  
ہے تعلیم نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ اس میں  
کسی جاننا طرہ خواں ہیں کسی جا ترجمہ دانے  
عجب قوت عجب لہجہ عجب ہاز ہر آن کی  
جماعت ہر کوئی آرد و کی کوئی فارسی کی ہے



حساب و وزش و جغرافیہ لازم ہو طلبا پر  
 کہیں ملا کہیں انشا کہیں تعلیم ہندی کا  
 نہیں ہر شخص کچھ پیرزا و شیخ صاحب پر  
 قضا خاں ہیں اپنے انجن کے صحت کے ہوم  
 خدائے مہر صاحب کو ایسی عقل شعی ہو  
 انھیں وقتیں میں نہ کہو اس کے کیا کیا  
 حیرت اور شگفتہ دیکھ چکے دلوں میں ہے  
 عنایت جاننے عمر رواں کو کچھ عطا کر  
 نہیں اس مدرسہ میں پیچھے نہ چھوڑنا کو  
 معاون خطر اسلام کے ہیں حامی و دوا  
 انہیں ہر استطاعت میں دینی کی جنہیں حاصل  
 خطا و کوتاہی ان کی غور و فکر و دعا

یافتہ اس کے حاصل اپنی ناسکات کریں  
 قواعد و رسم کے عقل کو صبر ان کرتے ہیں  
 سب اس و فیض حاصل سید و افغان کریں  
 ادا ہم منہم کا شکر یہ ہر ان کرتے ہیں  
 جو شکل مسئلہ میں رو کو حل آسان کرتے ہیں  
 جہاں میں ایسے ایسے کام بھی لگا کر ہیں  
 وہ ایسے مدرسہ پر مال و زر قربان کرتے ہیں  
 گئے جو جان و خودہ دار مان کرتے ہیں  
 عوف و فیض مارے کے اپنا وہ نقصان کرتے ہیں  
 غریبوں و غلبہ کے حال پر احسان کرتے ہیں  
 ہمیا سفت او کو واسطے سالان کرتے ہیں  
 جہاں تک ہو سکی پانہدی فرمان کرتے ہیں

ملک پیرزا دہ مولوی محمد حسین صاحب شش برج دام اقبالہ  
 علیہ شیخ ذوالی صاحب سوداگر صاحب بازار دہلی مظاہر



دافعہ نمبر	۳۲۴۰۲
فہرست نمبر	ح ۲۵۱
تقریب نمبر	

نمبر  
 ۱  
 ۲  
 ۳  
 ۴  
 ۵  
 ۶  
 ۷  
 ۸  
 ۹  
 ۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



OFFICIAL 123